بدعاتِ مروّجہ

تالیف

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

ترجمہ

شیخ الحدیث کرم الدین سلفی رحمہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

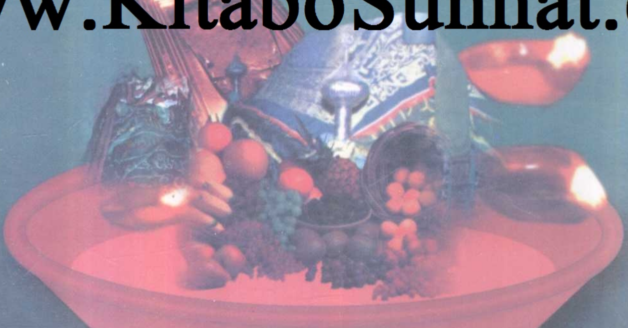

مکتبة ابن کرم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ....: التحذیر من البدع (ترجمہ) بدعات مروّجہ

تالیف ....: سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ

مترجم ....: فضیلۃ الشیخ کرم الدین السّلفی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر ....: تقی الدین احمد بن کرم الدین السّلفی

کمپوزنگ ....: تقی الدین احمد

صفحات ....: 68

تعداد ....: 1000

طبع سوم ....: 2008ء

قیمت ....: =/ روپے

ای میل ....: ibn_e_karam@hotmail.com

ہماری کتب ملنے کے پتے

مکتبہ قدوسیہ 042/7230585 غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

مدرسہ دار الحدیث 0442/521460 ساہیوال روڈ، اوکاڑہ

مکتبہ الامام بخاری 021/5381717 منظور کالونی، چوہدری رحمت علی روڈ، کراچی

مکتبہ نور حرم 021/4965124 نعمان سنٹر گلشن اقبال 5، راشد منہاس روڈ، کراچی

مکتبہ احیاء الاسلام 021/2635935 اہلحدیث چوک، کوٹ روڈ، کراچی

مکتبہ منہاج السنۃ 03/7658898 العین۔ الامارات العربیۃ المتحدۃ

مکتبہ باب السلام 06/5641293 الشارقۃ۔ الامارات العربیۃ المتحدۃ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
7	میلاد النبی ﷺ کا شرعی حکم	1
11	میلاد رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہیں منایا	2
13	دینِ الٰہی سے ان محفلوں کا کوئی تعلق نہیں	3
13	رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں میلاد منانے کا کوئی ثبوت نہیں	4
14	حق کی پہچان	5
15	میلاد میں شرک اور خلاف شرع امور کا ارتکاب ہوتا ہے	6
16	اکثر میلادی لوگ جمعہ، نماز با جماعت بلکہ نماز کے تارک ہوتے ہیں	7
16	رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری	8
17	کوئی مدفون انسان یا اس کی روح دنیا میں نہیں آ سکتی	9
20	درود وسلام	10
24	شب معراج	11
25	صحیح اور یقینی طور پر شب معراج معلوم نہیں	12
25	شب معراج کے منانے کا کوئی ثبوت نہیں	13
30	پندرھویں شعبان کی رات	14
32	پندرھویں شعبان کی محفل اور روزہ	15

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

16	پندرھویں شعبان کی فضیلت کے متعلق تمام احادیث ضعیف اور موضوع ہیں	32
17	قرآن وسنت کا فیصلہ	33
18	شب نصف شعبان کے قیام کا آغاز	34
19	مشائخ اور فقہاء کا فیصلہ	37
20	نصف شعبان کی شب میں نماز کے متعلق تمام احادیث ضعیف یا موضوع ہیں	37
21	حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ	39
22	جھوٹا وصیت نامہ	45
23	وفات کے بعد بیداری کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا جاسکتا	47
24	ماہ محرم	59
25	رجب کے کونڈے	62
26	ماہ صفر اور آخری بدھ	65
27	مولانا احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ	66

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

①

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میلاد النبی ﷺ کا شرعی حکم

الحَمۡدُ لِلّٰہِ وَالصَّلوٰۃُ والسَّلامُ عَلیٰ رَسُولِ اللّٰہِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَمَنِ اھۡتَدیٰ بِھُدَاہُ

بہت سے افراد نے مجھ سے بار بار میلاد النبی ﷺ کے جشن و مجالس اور اس کے دوران آپ ﷺ کے لئے قیام، صلوۃ وسلام اور میلاد کے نام سے جو کچھ کیا جاتا ہے اس کے شرعی حکم کے بارے میں سوال کیا !

جواب: میلاد النبی ﷺ کے موقع پر جشن منانا اور محفلیں منعقد کرنا شرعاً جائز نہیں ہے یہ سراسر بدعت اور دین میں نئی ایجاد ہے کیونکہ نہ تو رسول اللہ ﷺ نے خود ایسا کیا اور نہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا کیا اور نہ قرونِ اولیٰ میں تابعین و تبع تابعین رحمہم اللہ نے اس کام کو سرانجام دیا حالانکہ وہ سب کے سب سنت کے زیادہ جاننے والے اور رسول اللہ ﷺ سے محبت میں زیادہ کامل اور اتباعِ شریعت میں پیش پیش تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنۡ اَحۡدَثَ فِیۡ أَمۡرِنَا ھٰذَا مَا لَیۡسَ مِنۡہُ فَھُوَ رَدٌّ)) ❶

---

❶ بخاری صفحہ 371 جلد 1، مسلم صفحہ 77 جلد 2، ابوداود صفحہ 279 جلد 2۔
یہ صفحات پاک و ہند کی طبع شدہ کتب کے ہیں (مترجم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز نکالی جو دین میں نہیں ہے وہ مردود ہے۔“

دوسری حدث میں آپ ﷺ نے فرمایا:((عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِي تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ،وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) ❶

”میری سنت اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت لازم پکڑو اور اس کو مضبوطی اور سختی سے تھام لو، اور دین میں نئے نئے ایجاد کردہ کاموں سے بچو، کیونکہ دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“

ان دونوں حدیثوں میں بدعات کے ایجاد کرنے اور ان پر عمل پیرا ہونے پر سخت وعید کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ ❷

”رسول اللہ ﷺ جو چیز تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔“

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۶۳)﴾ ❸

---

❶ ابوداود صفحہ 279 جلد 2، مسند احمد صفحہ 27 جلد 4، ابن ماجہ صفحہ 5، ترمذی صفحہ 92 جلد 2۔

❷ سورۃ الحشر آیت 7 رکوع 4 پارہ 28۔

❸ سورۃ النور آیت 63 رکوع 15 پارہ 18۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

’’ان لوگوں کو ڈرنا چاہئے جو آپ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ (دنیا میں) ان کو کوئی آفت و مصیبت یا (قیامت کے دن) دردناک عذاب پہنچے۔‘‘

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾﴾ ❶

’’درحقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت کا امیدوار ہو اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٠٠﴾﴾ ❷

’’وہ مہاجرین وانصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوتِ ایمان پر لبیک کہنے میں سبقت کی، نیز وہ جو بعد میں راستبازی کے ساتھ ان کے پیچھے لگے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ﴾ ❸

---

❶ سورۃ الاحزاب آیت 21 رکوع 18 پارہ 21۔

❷ سورۃ التوبہ آیت 100 رکوع 2 پارہ 11۔

❸ سورۃ المائدہ آیت 3 رکوع 5 پارہ 6۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کرلیا ہے۔''

قرآن مجید میں اس مفہوم کی بہت سی آیات موجود ہیں۔دین میں اس قسم کی محفلوں کے ایجاد سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے دین کو مکمل نہیں کیا اور نہ رسول اللہ ﷺ نے امت کو قابلِ عمل چیزیں بتائیں اب بعد میں آنے والے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی شریعت میں ایسی ایسی نئی بدعات شروع کردیں جن کی اللہ تعالیٰ نے قطعاً اجازت نہیں دی۔انکا خیال ہے کہ یہ عمل ان کو اللہ تعالیٰ کا مقرب بنادیگا،(ایسا ہرگز نہیں) بلاشبہ بدعات پرعمل کرنے میں امت کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے،اوراس طرزِعمل سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر بڑا حرف آتا ہے،کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے دین کو مکمل اور نعمت کو پورا کردیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے دین کی ہر ایک بات امت تک پہنچادی اور جنت کی طرف لے جانے اور دوزخ سے بچانے کا کوئی راستہ امت سے اوجھل نہیں رکھا۔

جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((مَابَعَثَ اللّٰہُ مِنْ نبیٍّ إلَّا کَانَ حَقًّا عَلَیْہِ اَن یَّدُلَّ اُمَّتَہُ عَلیٰ خَیْرِ مَا یَعْلَمُہٗ لَھُمْ وَیُنْذِرَھُمْ شَرَّ مَا یَعْلَمُہٗ لَھُمْ)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے ہر نبی پر واجب قرار دیا تھا کہ وہ اپنی امت کو ہر اس بھلائی سے آگاہ کرے جو اپنے علم میں امت کے لئے بہتر جانتا ہو اور ہر اس چیز سے ڈرائے

❶ صحیح مسلم صفحہ 126 جلد 2۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے اس کے لئے شر جانتا ہو۔''

اور یہ سب جانتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ افضل الانبیاء اور خاتم المرسلین ہیں اور اپنی امت کو دین پہنچانے اور اس کو نصیحت کرنے میں سب سے زیادہ کامل ہیں۔

میلاد، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے نہیں منایا

اگر محفل میلاد منعقد کرنا دین کا حصہ ہوتا جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا تو یقیناً رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے لئے بیان کر جاتے یا اپنی زندگی میں محفلیں منعقد کرتے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کا اہتمام کرتے۔ جب ان میں سے کسی سے بھی یہ بات ثابت نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ محفلِ میلاد کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ یہ بدعات میں سے ہے۔ اس مفہوم کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) ❶

''درحقیقت بہترین حدیث اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ رسول اللہ ﷺ کا ہے اور بدترین کام دین میں ایجاد کردہ بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے آیات و احادیث بہت سی ہیں یہی وجہ ہے کہ

---

❶ صحیح مسلم صفحہ 285 جلد 1۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مذکورہ بالا دلائل کی بناء پر علماء امت نے واشگاف الفاظ میں محافلِ میلاد پر رد وقد کی ہے اور بعض متأخرین نے ان کو جائز ٹھہرایا ہے بشرطیکہ رسول اللہ ﷺ کی شان و مدح میں غلو نہ ہو، مرد وزن کا اختلاط (میل ملاپ) نہ ہو، گانے بجانے کا اہتمام نہ ہو اور خلافِ شرع کوئی کام نہ ہو۔ انہوں نے اسے بدعتِ حسنہ گمان کیا ہے (ان کی یہ بات غلط ہے) کیونکہ شریعت کا قاعدہ کلیہ ہے کہ اگر لوگوں کے درمیان کسی بات میں جھگڑا ہو جائے تو اس کا فیصلہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ سے کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿۵۹﴾﴾ ❶

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو اور تم میں جو صاحبِ امر ہیں ان کی بھی، اگر کسی بات میں تم جھگڑ پڑو تو اس کے فیصلہ کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت اچھی بات ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْہِ مِنْ شَیْءٍ فَحُکْمُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ ط﴾ ❷

"تمہارے درمیان جس معاملہ میں بھی اختلاف ہو اس کا فیصلہ کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔"

---

❶ سورۃ النساء آیت 59 رکوع 5 پارہ 5۔

❷ سورۃ شوریٰ آیت 10 رکوع 3 پارہ 25۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین الٰہی سے ان محفلوں کا کوئی تعلق نہیں

اللہ تعالیٰ کے فرمودہ اس اصول کی بناء پر ہم اس مسئلہ محفلِ میلا دالنبی ﷺ کو کتاب اللہ کی طرف لوٹاتے ہیں۔ کتاب اللہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی اتباع کا حکم دیا ہے اور جس سے آپ ﷺ نے منع کیا ہے اس سے ڈرایا ہے۔ اور کتاب اللہ نے ہمیں یہ بھی خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے اس کا دین مکمل کر دیا ہے۔ جو دین رسول اللہ ﷺ لے کر آئے تھے اس میں اس جشن اور محفلِ میلاد کا کوئی ثبوت نہیں ہے اس سے واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے مکمل کردہ دین سے ان محفلوں کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں میلاد منانے کا کوئی ثبوت نہیں

اور اس مسئلہ کو ہم سنتِ رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹاتے ہیں تو ہمیں اس میں اس بات کا قطعاً ذکر نہیں ملتا۔ نہ آپ ﷺ نے خود ایسا کیا اور نہ کسی کو کرنے کا حکم دیا، اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کا اہتمام کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ کوئی دینی کام نہیں ہے بلکہ ایجادِ بندہ ہے، یعنی بدعت ہے۔ اور یہ عید میلا دالنبی ﷺ دراصل یہود و نصاریٰ کی عید میلاد (کرسمس ڈے) کے مشابہ ہے (قرآن وحدیث نے ہمیں ان کی مشابہت اختیار کرنے سے سختی کے ساتھ روکا ہے) قرآن وسنت کے ان دلائل سے ہر اس انسان کے لئے جو معمولی بصیرت بھی رکھتا ہو اور حق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا طالب اور اس کی تلاش میں منصف ہو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ محفلِ میلاد اور اس جشن کا دینِ اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ یہ ایجاد کردہ نئی بدعت ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے اس سے بچنے اور کنارہ کشی کا حکم دیا ہے۔

حق کی پہچان

کسی عقل مند انسان کے لئے درست نہیں ہے کہ تمام علاقوں میں لوگوں کی کثرت کو کسی چیز پر عمل پیرا دیکھ کر دھوکہ کھائے، اس لئے کہ حق کی پہچان کثرت کی بنیاد پر نہیں بلکہ شرعی دلائل کے ساتھ حق پہچانا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ کے بارے میں فرمایا ﴿وَقَالُوا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾﴾ ❶

”اور انہوں نے کہا کہ جنت میں ہرگز داخل نہیں ہوگا مگر یہودی یا نصرانی یہ ان کی صرف آرزوئیں ہیں آپ کہہ دیجئے اگر تم (اپنے اس دعویٰ میں) سچے ہو تو دلیل لاؤ۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ﴾ ❷

---

❶ سورۃ البقرۃ آیت 111 رکوع 13 پارہ 1۔

❷ سورۃ الانعام آیت 116 رکوع 1 پارہ 8۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر آپ زمین کے رہنے والوں میں اکثر کی اطاعت کریں گے تو وہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستہ سے بہکا دیں گے۔''

میلاد میں شرک اور خلاف شرع امور کا ارتکاب ہوتا ہے

میلاد کی یہ محفلیں بدعت ہونے کے ساتھ ساتھ عام طور پر دیگر منکرات مثلاً مردوزن کے اختلاط (میل ملاپ) گانے بجانے کے اہتمام، نشہ آور اور اعضاء انسانی کو مختل کرنے والی چیزوں کے خوردونوش اور اس قسم کی دوسری برائیوں سے خالی نہیں ہے اور ان محفلوں میں سب سے بڑا گناہ شرک اکبر کا ارتکاب ہے۔

اکثر لوگ محفل میلاد النبی ﷺ اور دیگر اولیاء کے میلاد کے موقع پر رسول اللہ ﷺ اور دوسرے اولیاء کی مدح میں غلو مشکلات کے لئے ان کو پکارنا اور ان سے فریاد و مدد طلب کرنا اور رسول اللہ ﷺ کے عالم الغیب ہونے کا اعتقاد رکھنا اور اس قسم کے دوسرے امور کفریہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّيْنِ)) [1]

''دین میں غلو (حد سے بڑھ جانے) کرنے سے بچو، تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو کرنے نے ہلاک کر دیا۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارَىٰ ابْنَ

---

[1] ابن ماجہ صفحہ 217، نسائی صفحہ 48 جلد 2 کتاب المناسک ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَرْيَمَ اِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ)) ❶

''حد سے زیادہ میری تعریف کر کے مجھ کو نہ بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بڑھایا۔ میں بندہ ہوں مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول جانو''

اکثر میلادی لوگ جمعہ، نماز باجماعت بلکہ نماز کے تارک ہوتے ہیں

عجیب وغریب بات یہ ہے کہ بہت لوگ ان بدعات (معاصی) سے بھرپور محفلوں میں شرکت کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں اور ان میں حاضر ہونے کی پوری کوشش کرتے ہیں اور ان بدعات کی زور وشور سے حمایت کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جن اجتماعات مثلاً جمعہ وپنجگانہ نماز باجماعت میں انسان کی حاضری کو واجب قرار دیا ہے، ان سے پیچھے رہتے ہیں۔ ان کے بجالانے کے لئے ذرہ برابر اہتمام نہیں کرتے اور نہ ہی یہ احساس کرتے ہیں کہ وہ گناہ عظیم کے مرتکب ہو رہے ہیں، بلاشبہ یہ سب کچھ ایمان کی کمزوری (دین میں) بصیرت کی کمی اور مختلف قسم کے گناہوں اور معاصی سے دلوں کے زنگ آلود ہو جانے کی وجہ سے ہورہا ہے۔ نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ

رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری

بعض لوگوں کا اعتقاد ہے کہ محفلِ میلاد میں رسول اللہ ﷺ بذاتِ خود

❶ بخاری صفحہ 490 جلد 1 کتاب الانبیاء۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریف لاتے ہیں۔ اسی بناء پر وہ لوگ صلوٰۃ وسلام اور خوش آمدید کہنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ اعتقاد انتہائی غلط اور بدترین جہالت ہے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ قیامت سے پہلے اپنی قبر مبارک سے نہیں نکلیں گے اور نہ کسی کو مل سکتے ہیں اور نہ لوگوں کے اجتماعات میں حاضر ہو سکتے ہیں بلکہ آپ ﷺ روز قیامت تک اپنی قبر شریف میں مقیم ہیں۔ اور آپ ﷺ کی روح طیبہ، اعلیٰ علیین، دارالکرامۃ میں اپنے رب کے پاس ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿١٦﴾﴾ ❶

"بعد ازاں تم مرنے والے ہو، پھر قیامت کے دن تمہیں اٹھایا جائے گا۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مُشَفَّعٍ)) ❷

"قیامت کے دن میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی (یعنی سب سے پہلے قبر سے میں نکلوں گا) اور پہلا سفارش کرنے والا اور پہلا وہ شخص ہوں گا جس کی سفارش قبول کی جائے گی۔"

کوئی مدفون انسان یا اس کی روح دنیا میں نہیں آسکتی

یہ آیت کریمہ اور حدیث شریف اور اس مفہوم کی دیگر آیات و احادیث

❶ سورۃ المومنون آیت 15، 16 رکوع 1 پارہ 18۔
❷ صحیح مسلم صفحہ 245 جلد 2، مشکوٰۃ صفحہ 211 جلد 2۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام کی تمام اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور دوسرے مدفون افراد قیامت کے دن اپنی قبروں سے نکلیں گے (اس سے پہلے ہرگز نہیں) اس پر تمام علماء کا اجماع ہے اور اس عقیدہ میں (سلف صالحین میں) کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے۔ ① ان مسائل سے تمام مسلمانوں کو آگاہ ہونا اور جہال کی ایجاد کردہ

....

حاشیہ: ① قرآن وحدیث کے واضح دلائل سے ثابت ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قبر مبارک سے نکل کر اس دنیا میں تشریف نہیں لا سکتے تو میلاد کے موقع پر آپ ﷺ کی آمد کا عقیدہ رکھنا اور آپ ﷺ کے لئے کھڑا ہونا قرآن وحدیث کے سراسر خلاف ہے اور انتہائی باطل خیال ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی حیاتِ مبارکہ میں اپنے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کھڑے ہونے کو پسند نہیں کرتے تھے تو وفات کے بعد کیسے پسند کر سکتے ہیں۔

((عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهٖ لِذٰلِكَ)) ❶

یعنی ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی محبوب نہ تھا جب وہ آپ ﷺ کو دیکھتے تھے تو کھڑے نہ ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ ﷺ اس قیام کو پسند نہیں کرتے ہیں۔''

((وَيَقُوْمُوْنَ عِنْدَ تَوَلُّدِهٖ ﷺ وَيَزْعُمُوْنَ اَنَّ رُوْحَهٗ تَجِيْئُ وَحَاضِرٌ، فَزَعْمُهُمْ بَاطِلٌ بَلْ هٰذَا الْاِعْتِقَادُ شِرْكٌ وَقَدْ مَنَعَ الْاَئِمَّةُ الْاَرْبَعَةُ عَنْ مِثْلِ هٰذا)) ❷

یعنی ''رسول اللہ ﷺ کی ولادت کا ذکر سن کر (محفلِ میلاد میں) لوگ.... ﴿بقیہ حاشیہ: ⬅

❶ روہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح، مشکوٰۃ صفحہ 403 جلد 2۔

❷ تحفۃ القضاۃ بحوالہ انوار التوحید صفحہ 335۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئی نئی بدعات وخرافات سے بچنا ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ نے ان پر کوئی دلیل نازل نہیں کی۔

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ۔وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِهٖ

....

بقیہ حاشیہ: کھڑے ہو جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی روح تشریف لاتی ہے اور آپ ﷺ حاضر ہوتے ہیں، ان کا یہ خیال باطل بلکہ ایسا اعتقاد شرک ہے اور چاروں اماموں نے ایسے عقیدے سے منع کیا ہے۔''

ہاں اس کے برعکس مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی بھی سنیں، فرماتے ہیں: انہی سیدی احمد کے دو بیویاں تھیں، سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رات تم نے ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری سے ہمبستری کی، یہ نہیں چاہئے عرض کیا حضور، وہ اس وقت سوتی تھی فرمایا سوتی نہ تھی، سوتے میں جان ڈال لی تھی، عرض کیا حضور کو کس طرح علم ہوا؟ فرمایا جہاں وہ سو رہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا؟ عرض کیا ہاں ایک پلنگ خالی تھا۔فرمایا اس پر میں تھا تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں، ہر آن ساتھ ہے۔ ❶

ملاحظہ فرمایا! مرید کی ہمبستری کے وقت بھی ان کے پیر و مرشد حاضر و ناظر ہوتے ہیں اور سب واقعہ بچشم خود دیکھتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے کہ تمہارے ساتھ والے فرشتے (شرم وحیا کی وجہ) دو حالتوں میں تم سے الگ ہو جاتے ہیں [1] قضائے حاجت کے موقع پر [2] اور ہمبستری کے وقت۔ ❷

مولوی احمد رضا خاں صاحب لکھتے ہیں: عرض حضور اولیاء ایک .... بقیہ حاشیہ:

---

❶ ملفوظات صفحہ 49 حصۂ دوم۔

❷ ترمذی صفحہ 103 جلد 2، ابواب الآداب۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود وسلام

رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا، اللہ تعالیٰ کے قرب کا افضل ترین ذریعہ

....

وقت میں کئی جگہ حاضر ہونے کی قوت رکھتے ہیں؟

ارشاد: اگر وہ چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں دس ہزار جگہ کی دعوت قبول کرسکتے ہیں۔ ❶

بلکہ شیخ بذاتِ خود ہر جگہ موجود تھے۔ ❷

علامہ ابن نجیم حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ((قَالَ عُلَمَائُنَا مَنْ قَالَ اَرْوَاحُ الْمَشَائِخ حَاضِرَۃٌ تَعْلَمُ یُکَفَّرُ)) ❸

یعنی "علماء حنفیہ نے کہا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہیں اور جانتی ہیں تو ایسا شخص کافر ہو جائے گا۔"

قیام میلاد کے بارے میں ان حضرات کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ زندہ ہیں اور فوت نہیں ہوئے ہیں حالانکہ یہ عقیدہ قرآن وحدیث کے سراسر خلاف ہے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے مسکن سے جو مدینہ کے قریب سخ مقام میں تھا، گھوڑے پر سوار ہو کر مدینہ آئے اور مسجد میں آ کر اترے اور حجرہ شریف میں داخل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ یمنی دھاری دار چادر سے ڈھانپے ہوئے تھے آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک سے کپڑا اہٹایا، جھک کر آنکھوں کے..... بقیہ حاشیہ: ⬅

❶ ملفوظات صفحہ 127 حصہ اول۔

❷ ملفوظات صفحہ 128 حصہ اول۔

❸ بحر الرائق صفحہ 124 جلد 5۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اعلیٰ ترین صالح عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾﴾ ❶

....

بقیہ حاشیہ: ⬅ درمیان بوسہ دیا اور رو پڑے اور فرمایا آپ ﷺ پر میرے والدین قربان ہوں: ((وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا)) ❷

یعنی ''اللہ کی قسم، اللہ تعالیٰ دو موتیں آپ ﷺ پر جمع نہیں کرے گا وہ موت سے آپ ﷺ وفات پا چکے ہیں جو آپ ﷺ پر لکھ دی گئی تھی۔''

شمائل ترمذی صفحہ 29 میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بوسہ دیکر یہ آیت پڑھی ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ﴿٣٠﴾﴾ ❸

''بیشک آپ ﷺ مرنے والے ہیں اور یہ سب لوگ بھی مرنے والے ہیں۔''

پھر حجرہ سے باہر آئے اور لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: ((أَمَّا بَعْدُ، مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ)) ❹

یعنی ''جو تم میں سے محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ محمد ﷺ وفات پا چکے ہیں اور جو تم میں سے اللہ کی عبادت کرتا تھا، وہ جان لے کہ اللہ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔'': ⬅

---

❶ سورۃ الاحزاب آیت 56 رکوع 4 پارہ 22۔

❷ بخاری صفحہ 640 جلد 2۔

❸ سورۃ الزمر آیت 30 پارہ 23۔

❹ بخاری صفحہ 640 جلد 2۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ (فرشتے) نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تم بھی ان پر درود وسلام بھیجو۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

....

بقیہ حاشیہ: اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق نے یہ آیت پڑھی ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَاْئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ ط وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ط وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ﴾ ❶

''نہیں ہیں محمد ﷺ مگر ایک رسول۔ ان سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہیں۔ پس اگر محمد ﷺ اپنی موت سے مر جائیں، یا مارے جائیں تو کیا تم (کفر کی طرف) لوٹ جاؤ گے اور جو (کفر کی طرف) لوٹ جائے گا وہ اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکے گا، اور شکر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ ضرور جزائے خیر دے گا۔''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے موت کا لفظ اس لئے بولا اور اس پر آیاتِ قرآنی اس لئے پڑھیں کہ ہر شخص یقین کر لے کہ جسد اطہر سے روح پرواز کر گئی ہے، جان پاک نکل گئی ہے اور دنیاوی زندگی ختم ہو گئی ہے، اور اس عقیدہ کی جڑ کاٹ دی کہ نبی مرتے نہیں ہیں، جگہ بدلی اور انتقال مکانی کرتے ہیں۔

اسی لئے مولانا احمد رضا خاں بریلوی نقل کرتے ہیں، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواجِ مطہرات پیش کی جاتی ہیں، وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ ❷

یہ عقیدہ قرآن وحدیث کے مخالف ہے۔ (کرم الدین)

---

❶ سورۃ آل عمران آیت 144 رکوع 6 پارہ 4۔

❷ ملفوظات صفحہ 6 حصہ سوم طبع بریلی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَشْرًا)) ❶

''جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کریگا۔''

درود وسلام پڑھنا ہر وقت جائز ہے، ہر نماز کے آخر میں پڑھنے کی زیادہ تاکید ہے۔ بلکہ ہر نماز کے آخری تشہد میں اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ اذان کے بعد آپ ﷺ کا نام سن کر، جمعرات اور جمعہ کے دن سنتِ مؤکدہ ہے۔ اس پر بہت سی احادیث دلالت کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو دین کی سمجھ اور اس پر ثابت رہنے سنت پر عمل پیرا ہونے اور بدعت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اِنَّهٗ جَوادٌ كَرِيمٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

---

❶ مسلم صفحہ 166 جلد 1۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

②

شب معراج

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ

بلاشبہ اسراء ومعراج اللہ تعالیٰ کی زبردست قدرت کی عظیم نشانیوں میں سے ہے۔ جو رسول اللہ ﷺ کی راست بازی اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ ﷺ کے بلند مرتبہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَالسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ﴾ ❶

''اللہ تعالیٰ سب عیبوں سے پاک ہے جس نے اپنے بندے (محمد ﷺ) کو رات کے کچھ حصہ میں مسجد حرام یعنی بیت اللہ سے مسجد اقصےٰ یعنی بیت المقدس تک سیر کرائی جس کے اردگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ ہم آپ کو اپنی بعض نشانیاں دکھائیں بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ سے تواتر کے ساتھ یہ ثابت ہے کہ آپ کو آسمانوں پر لے جایا گیا، دروازے کھولے گئے اور ساتویں آسمان تک پہنچ کر اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے، اللہ تعالیٰ نے پہلے پچاس پھر رسول اللہ ﷺ کے بار بار تخفیف کا سوال

❶ سورۃ الاسرائیل آیت 1 پارہ 15۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی وجہ سے پانچ نمازیں فرض کیں فرضیت میں پانچ اور ثواب واجر میں پچاس ہیں۔ کیونکہ ایک نیکی پر دس گنا ثواب اور ملتا ہے۔

صحیح اور یقینی طور پر شبِ معراج معلوم نہیں

کسی صحیح حدیث میں اسراء ومعراج کی رات کے تعین کا ذکر نہیں آیا۔ اس کی تعیین کے بارہ میں جو کچھ وارد ہوا ہے اہل علم کے نزدیک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے لوگوں سے اس رات کے اوجھل کرنے میں اللہ تعالیٰ کی زبردست حکمت ہے اگر اس رات کی تعیین ثابت بھی ہوتی تو بھی اس رات کو کسی قسم کی عبادت سے خاص کرنا اور محفلیں منعقد کرنا، مسلمانوں کے لئے جائز نہیں تھا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس رات محفلیں منعقد نہیں کیں اور نہ ہی کسی قسم کی عبادت سے اس کو خاص کیا۔

شبِ معراج کے منانے کا کوئی ثبوت نہیں

اگر اس شب کو محفلیں منعقد کرنا شرعاً جائز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قول یا فعل سے ضرور امت کے لئے بیان فرماتے اور اس قسم کی کوئی چیز اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوتی تو ضرور معروف ومشہور ہوتی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو ضرور نقل کرتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک ایسی چیز بیان کردی جس کی امت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محتاج تھی اور دین کے بارہ میں انہوں نے کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی بلکہ وہ ہر ایک نیکی اور بھلائی کی طرف سبقت لے جانے والے تھے (یعنی سب سے پہلے کرنے والے تھے) اگر اس رات کا جشن جائز ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب سے پہلے اس شب کو محفلیں منعقد کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ لوگوں کے خیر خواہ تھے۔ آپ نے انتہائی محنت و مشقت سے پیغام الٰہی پہنچایا اور اس شرعی امانت کو ادا کیا۔ اگر اس شب کی تعظیم کرنا اور جشن منانا دینِ اسلام کا حصہ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اس سے غافل نہ رہتے اور نہ اس کو چھپاتے جب اس میں کوئی چیز بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ اس رات میں محفلیں منعقد کرنے اور جشن منانے (چراغاں وغیرہ کرنے) کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے دین مکمل اور اس پر اپنی نعمت پوری کردی اور جو شخص دین میں اپنی طرف سے نئی شریعت نکالتا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی، اللہ تعالیٰ نے اس کی مذمت و تردید کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ ❶

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو بطورِ دین پسند کیا ہے۔"

اور سورۂ شوریٰ میں فرمایا ﴿اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ

❶ سورۃ المائدہ آیت 3 پارہ 5۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ ❶

''کیا ان کے (تجویز کئے ہوئے) کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کردیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی ہے؟ اور اگر ایک قولِ فیصل نہ ہوتا تو ان کے درمیان (عملی) فیصلہ اب تک ہو چکا ہوتا اور کافروں کو ضرور عذاب دردناک ہوگا۔''

بدعات کے ارتکاب سے نفرت دلانے اور ان کے بہت بڑے خطرناک انجام پر آگاہ کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے احادیث صحیحہ میں امت کو بہت ڈرایا ہے اور واضح طور پر فرمایا کہ یہ گمراہی ہے بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَالَيْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ)) ❷

''جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز نکالی جو دین میں نہیں ہے وہ مردود ہے۔''

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: ((مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَرَدٌّ)) ❸

''جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم یا فعل نہیں ہے وہ مردود ہے۔''

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے خطبہ میں جمعہ کے دن فرمایا کرتے تھے: ((اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَالْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ

---

❶ سورۃ شوریٰ آیت 21 رکوع 4 پارہ 25۔

❷ بخاری صفحہ 371 جلد 1، مسلم صفحہ 77 جلد 2، ابوداؤد صفحہ 279 جلد 2۔

❸ مسلم صفحہ 77 جلد 2، بخاری صفحہ 1092 جلد 2۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) ❶

''بلا شبہ بہترین حدیث، اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ رسول اللہ ﷺ کا ہے اور بدترین کام دین میں ایجاد کردہ بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

سُنن میں ہے کہ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نہایت بلیغ اور اثر کن وعظ فرمایا، جس سے دل دہل گئے، آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ الوداعی وعظ معلوم ہوتا ہے لہٰذا ہمیں وصیت فرمایئے آپ ﷺ نے فرمایا: ((أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُم عَبْدٌ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ بَعْدِي تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) ❷

''میں تم کو اللہ کے تقویٰ اور اگرچہ تم پر غلام امیر ہو اس کی سمع واطاعت کی وصیت کرتا ہوں، جو شخص تم سے زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا پس تم میری سنت اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت لازم پکڑو اور اس کو مضبوطی اور سختی سے تھام لو اور دین میں نئے نئے ایجاد کردہ کاموں سے بچو، کیونکہ دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

---

❶ مسلم صفحہ 285 جلد 1۔

❷ ترمذی صفحہ 92 جلد 2، ابوداؤد صفحہ 279 جلد 2۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام اور سلف صالحین بھی بدعات سے بہت زیادہ نفرت اور خوف دلاتے تھے، کیونکہ دین میں اضافہ اور نئی نئی بدعات نکالنے میں اللہ تعالیٰ کے دشمن (یہود و نصاریٰ) سے مشابہت ہے کیونکہ بدعات کا مرتکب دین اسلام پر اس کے ناقص اور غیر مکمل ہونے کی تہمت لگاتا ہے۔ اس خیال میں جو (عقائد میں) فسادِ عظیم اور (اعمال میں) سخت ترین برائی ہے، وہ ظاہر ہے اور اللہ تعالیٰ کے قول ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ﴾ سے تصادم اور رسول اللہ ﷺ کی ان احادیث کی مخالفت ہے جو بدعات سے ڈرانے اور نفرت دلانے کے بارہ میں آپ ﷺ سے مروی ہیں۔

اور میں امید کرتا ہوں کہ شب اسراء اور معراج میں محفلیں منعقد کرنے اور جشن منانے کی بدعت ہونے پر طالبِ حق کے لئے ہمارے ذکر کردہ دلائل کافی و وافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی خیر خواہی اور نازل کردہ دین کا بیان واجب ٹھہرایا ہے اور علم کے چھپانے کو حرام قرار دیا ہے، تو میں نے مسلمان بھائیوں کو اس بدعت سے جو بہت سے شہروں میں پھیل چکی ہے اور بعض لوگوں نے اس کو دین کا حصہ سمجھ لیا ہے، آگاہ کرنا ضروری خیال کیا۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کے حالات درست کر دے اور ان کو دین کی سمجھ عطا فرمائے اور ہم سب کو حق تھامنے اور اس پر استقامت اور باطل کے چھوڑنے کی توفیق عطا فرمائے، کیونکہ وہی والی اور اس کام پر قادر ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ عَلٰى عَبْدِهٖ
وَرَسُوْلِهٖ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③

پندرھویں شعبان کی رات

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَکْمَلَ لَنَا الدِّیْنَ وَاَتَمَّ عَلَیْنَا النِّعْمَۃَ،وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَرَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَالتَّوْبَۃِ، اَمَّا بَعْدُ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ ❶

’’آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے۔‘‘

﴿اَمْ لَھُمْ شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوْا لَھُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَالَمْ یَأْذَنْ بِہِ اللّٰہُ﴾ ❷

’’کیا یہ لوگ کچھ ایسے شریکِ خدا رکھتے ہیں جنہوں نے ان کے لئے دین کی نوعیت رکھنے والا ایک ایسا طریقہ مقرر کر دیا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اِذن نہیں دیا۔‘‘

بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:((مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ)) ❸

’’جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز نکالی جو دین میں نہیں ہے وہ مردود ہے۔‘‘

---

❶ سورۃ المائدہ آیت 3 پارہ 6۔

❷ سورۃ شوریٰ آیت 21 رکوع 4 پارہ 25۔

❸ بخاری صفحہ 371 جلد 1، مسلم صفحہ 77 جلد 2، ابوداؤد صفحہ 279 جلد 2۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صحیح مسلم میں ہے:((مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)) ❶

''جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم یا فعل نہیں ہے وہ مردود ہے۔''

اور صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے:((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) ❷

''بلاشبہ بہترین حدیث، اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور بدترین کام دین میں ایجاد کردہ بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

اس مفہوم کی آیات واحادیث بہت ہیں جو صریح اور واضح طور پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے دین مکمل اور اس پر نعمت پوری کر دی، اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت فوت کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احکامِ الٰہی انسانوں تک کھلے طور پر پہنچا دیئے اور تمام اقوال واعمال جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے تھے امت کے لئے بیان کر دیئے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح کر دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگ نئی نئی چیزیں دین میں نکالیں گے اور ان کو دین اسلام کی طرف منسوب کریں گے۔ وہ تمام کی تمام بدعات اور مردود ہیں اگرچہ نکالنے والے کی نیت کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو۔ اس بات کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد علماء اسلام نے اچھی طرح پہچان کر بدعات کا سختی سے رد کیا ہے۔ سنت کی

❶ مسلم صفحہ 77 جلد 2۔

❷ مسلم صفحہ 285 جلد 2۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظمت اور بدعت کی تردید میں لکھنے والے ابن وضاح رحمۃ اللہ علیہ، طرطوشی رحمۃ اللہ علیہ، ابوشامہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مصنفین نے اس کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

پندرھویں شعبان کی محفل اور روزہ

بعض لوگوں نے شعبان کی پندرھویں شب کے جشن اور اس کے دن کو روزے کے لئے خاص ٹھہرا کر یہ نئی بدعت نکالی ہے جس پر قابلِ اعتماد کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس شب کی فضیلت کے بارہ میں ضعیف اور غیر معتبر روایات مروی ہیں اور اہل علم نے بتایا ہے کہ اس شب میں نماز پڑھنے کی فضیلت کے متعلق احادیث تمام کی تمام موضوع اور من گھڑت ہیں۔

اہل علم کے کچھ اقوال کا ذکر آئندہ آئے گا انشاء اللہ، چند اہل شام وغیرہ علماء سے اس کی فضیلت کے متعلق کچھ اقوال منقول ہیں۔

پندرھویں شعبان کی فضیلت کے متعلق تمام احادیث ضعیف اور موضوع ہیں

لیکن جمہور علماء کے نزدیک اس رات محفل رچانا بدعت ہے۔ اور اس کی فضیلت کے متعلق واردشدہ سب احادیث ضعیف اور باقی موضوع گھڑی ہوئی ہیں، جیسا کہ حافظ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب لطائف المعارف میں بیان کیا ہے۔

عبادات میں ضعیف حدیث اس وقت قابلِ عمل ہوتی ہے جب صحیح دلائل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے اس کی اصل بنیاد (شرع سے) ثابت ہو۔ شب شعبان کے جشن کے بارے میں کوئی صحیح بنیاد ثابت نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے ضعیف حدیث قابلِ عمل ہو۔

یہ جلیل القدر قاعدہ شیخ الاسلام امام ابوالعباس ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

قرآن وسنت کا فیصلہ

لوگوں کے تمام مختلف فیہ مسائل کو اللہ عزوجل کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی طرف لوٹانے پر تمام علماء کا اجماع ہے ان دونوں یا ان میں سے کسی ایک نے جو فیصلہ کر دیا وہ واجب الاتباع شرع ہے اور جو مسئلہ ان کے خلاف ہو اس کا رد کرنا فرض ہے۔ جن عبادات کا ان دونوں میں ذکر اور ثبوت نہیں وہ بدعت ہیں ان کی حوصلہ افزائی اور ان کی طرف دعوت دینا تو کجا ان پر عمل کرنا جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيلًا ﴿٥٩﴾﴾ (1)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو اور تم میں جو صاحبِ امر ہیں ان کی بھی، اگر کسی بات میں تم جھگڑ پڑو تو اس کے فیصلہ کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت اچھی بات ہے۔''

(1) سورۃ النساء آیت 59 رکوع 5 پارہ 5۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ﴾ ❶

’’جس کسی چیز میں تم اختلاف کرو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف سے ہوگا۔‘‘

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ ❷

’’اے محمد ﷺ کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تم کو محبوب بنالے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔‘‘

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾﴾ ❸

’’تیرے رب کی قسم لوگ اس وقت تک ایماندار نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو آپ ﷺ نے فیصلہ کر دیا ہے اس سے اپنے دلوں میں تنگی محسوس نہ کریں۔ اور اس کو مان لیں صحیح مان لینا۔‘‘

اس مضمون کی بہت آیات ہیں جو اس بارہ میں واضح نص ہیں کہ تمام مختلف فیہ مسائل کا اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی طرف لوٹانا اور ان کے فیصلہ پر راضی ہونا فرض ہے، یہی ایمان کا تقاضا اور اس میں بندوں کی بھلائی اور انجام کار بہتری ہے۔

شب نصف شعبان کے قیام کا آغاز

اس مسئلہ کے بارے میں حافظ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب لطائف

---

❶ سورۃ شوریٰ آیت 10 رکوع 3 پارہ 25۔

❷ سورۃ آل عمران آیت 31 رکوع 12 پارہ 3۔

❸ سورۃ النساء آیت 65 رکوع 6 پارہ 5۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

المعارف میں فرمایا ہے: کہ اسرائیلی روایات کی بناء پر اہل شام کے بعض تابعین خالد بن معدن، مکحول، لقمان بن عامر وغیرھم اس شب کی عظمت بیان کرتے اور عبادت کا اہتمام کرتے۔ انہیں سے دوسرے لوگوں نے حاصل کیا اور جب یہ چیز دوسرے شہروں میں مشہور ہوگئی تو اہل بصرہ وغیرہ کے بعض عابد وزاہد لوگوں نے اس کی موافقت کی اور اسے قبول کرلیا۔ لیکن اکثر علماء حجاز عطاء اور ابنِ ابی ملیکہ اور فقہائے مدینہ منورہ اور اصحاب امام مالک نے اس کی تردید کی ہے اور اسے بدعت قرار دیا ہے۔

اس شب کے زندہ رکھنے کی کیفیت کے بارے میں علماء اہل شام کے دو قول ہیں: [1] مساجد میں باجماعت مستحب ہے۔ خالد بن معدن، لقمان بن عامر وغیرہ اس شب میں بہترین کپڑے پہنتے، خوشبو اور سرمہ لگاتے اور پوری رات قیام کرتے، حرب کرمانی نے اپنے مسائل میں نقل کیا ہے کہ اسحٰق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ میں ان کی موافقت کی ہے اور فرمایا کہ مساجد میں اس شب کا قیام بدعت نہیں ہے۔

[2] اہل شام کے عالم وفقیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ہے کہ نماز، قصہ گوئی اور دعاء کے لئے اس شب میں مسجدوں میں جمع ہونا مکروہ ہے اور تنہا نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے اور ان شاء اللہ یہی قول درست ہے اس شب کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ منقول نہیں ہے۔ شب عیدالفطر و عیدالاضحیٰ کے قیام کے بارہ میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے دو روایات منقول ہیں۔ اسی سے اس شب پندرھویں شعبان کے متعلق دو روایات کا استنباط کیا جا سکتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت میں اس شب کا قیام مستحب نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول نہیں ہے اور دوسری روایت میں عبدالرحمٰن بن یزید الاسود تابعی کے فعل وعمل کی وجہ سے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مستحب سمجھا ہے۔ اسی طرح شعبان کی پندرھویں شب کے قیام کے متعلق رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کچھ ثابت نہیں ہے۔ اہل شام کے بڑے بڑے فقہاء تابعین سے اس شب کے متعلق ثابت ہے۔

حافظ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا خاصہ ختم ہوا۔

اس عبارت میں حافظ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس شب کے قیام کے متعلق کچھ ثابت نہیں ہے اس کے باوجود امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا اس رات کے قیام کو مستحب سمجھنا اور حافظ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ کا اسی قول کو پسند کرنا انتہائی کمزور مسلک ہے، کیونکہ جس چیز کا جواز شرعی دلائل سے ثابت نہ ہو اللہ تعالیٰ کے دین میں اس کا نکالنا مسلمان کے لئے جائز نہیں۔ اکیلا عمل کرے یا جماعت سے، پوشیدہ ہو یا ظاہر۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا قول عام ہے: ((مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)) ❶

''جس نے ایسا عمل کیا جس پر ہمارا معاملہ نہیں ہے وہ مردود ہے۔''

اور بدعات کی تردید وتحذیر کے بارے میں ثابت شدہ دیگر دلائل اسی معنی پر دلالت کرتے ہیں۔

---

❶ مسلم صفحہ 77 جلد 2۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مشائخ اور فقہاء کا فیصلہ

امام ابوبکر طرطوشی نے اپنی کتاب ''الحوادث والبدع'' میں کہا ہے کہ ابن وضاح رحمۃ اللہ علیہ نے زید بن اسلم کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے اپنے مشائخ وفقہاء میں سے کسی ایک کو بھی پندرھویں شعبان کی رات اور مکحول کے طرز عمل کی طرف توجہ کرتے ہوئے نہیں پایا۔ اور وہ اس رات کو دوسری راتوں پر کوئی فضیلت نہیں دیتے تھے۔ ابن ابی ملیکہ سے کہا گیا کہ زیاد نمیری کہتا ہے کہ پندرھویں شعبان کی رات کا ثواب شب قدر کے برابر ہے۔ اس نے کہا اگر میں اس کو سنتا اور میرے ہاتھ میں لاٹھی ہوتی تو میں اس کو ضرور مارتا۔ کیونکہ زیادہ قصہ گو تھا۔

نصف شعبان کی شب میں نماز کے متعلق تمام احادیث ضعیف یا موضوع ہیں

اور علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الفوائد المجموعۃ'' میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے، کہ اے علی رضی اللہ عنہ شعبان کی پندرھویں شب کو جو سو رکعت ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور دس دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی ہر ایک حاجت پوری کرے گا۔ اس حدیث کے صریح الفاظ میں اس شب کے عامل کے لئے اس قدر ثواب کا ذکر ہے کہ صاحب تمیز اس کے موضوع ہونے میں شک نہیں کرسکتا اور اس کے راوی مجہول ہیں۔ دو اور طریق سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ تمام کی تمام موضوع اور ان کے راوی مجہول ہیں۔ اور مختصر میں کہا: کہ نصف شعبان کی نماز باطل ہے۔ ابن حبان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی یہ روایت کہ شب نصف شعبان کا قیام کرو اور دن کا روزہ رکھو، ضعیف ہے۔ اور اللآلی میں کہا کہ دیلمی وغیرہ میں ہے کہ نصف شعبان کو سو رکعت دس دفعہ سورۃ اخلاص کے ساتھ ادا کرنا بہت زیادہ فضیلت رکھتا ہے، موضوع ہے اور اس کی تینوں سندوں کے اکثر راوی مجہول اور ضعیف ہیں۔ اور فرمایا بارہ رکعت تیس دفعہ سورۃ اخلاص کے ساتھ اور چودہ رکعت والی حدیث موضوع ہے۔ اس موضوع اور گھڑی ہوئی حدیث سے صاحب الاحیاء وغیرہ فقہاء کی ایک جماعت اور بعض مفسّرین نے دھوکہ کھایا ہے۔ شب نصف شعبان کی نماز کے متعلق مختلف روایات مروی ہیں تمام کی تمام باطل اور موضوع ہیں۔ یہ حدیث ترمذی کی اس روایت کے منافی نہیں ہے جس میں پندرھویں شب کو رسول اللہ ﷺ کے البقیع کی طرف جانے اور اللہ تعالیٰ کے آسمانِ دنیا پر نازل ہونے اور بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ لوگوں کو بخش دینے کا ذکر ہے ① ((وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ))

اولاً ہماری بحث اس شب میں خودساختہ نماز کے بارہ میں ہے ثانیاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث ضعیف اور منقطع ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث اس شب میں قیام کے بارے میں منافی نہیں ہے کہ یہ نماز خودساختہ ہے، حالانکہ وہ بھی ضعیف ہے جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ انتھی المقصود

---

① صفحہ 92 جلد 1، کتاب الصوم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شب نصف شعبان کی نماز کے بارے میں حدیث، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر من گھڑت ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے **المجموع** میں کہا ہے کہ صلوۃ الرغائب کی مشہور نماز جو رجب کی پہلی جمعرات کو بارہ رکعت مغرب وعشاء کے درمیان پڑھی جاتی ہے اور شب نصف شعبان میں سو رکعت کی نماز بدترین بدعت ہیں۔

کتاب قوت القلوب اور احیاء علوم الدین میں ان دونوں نمازوں کے تذکرہ اور مذکورہ بالا حدیث سے کسی کو دھوکہ نہیں کھانا چاہئے کیونکہ یہ سب غلط ہے اور جس امام کے نزدیک بھی ان دونوں نمازوں کا حکم واضح نہ ہوسکا اور اس نے اس کے استحباب میں چند صفحات لکھ دیئے اس سے بھی دھوکہ میں نہیں پڑنا چاہئے اس لئے کہ وہ اس بارے میں غلطی پر ہے۔

امام شیخ ابو محمد عبدالرحمٰن بن اسمٰعیل المقدسی نے ان دونوں نمازوں کے رد میں ایک نفیس کتاب تصنیف کی ہے۔ بہت اچھا اور بہت عمدہ لکھا ہے۔

اس مسئلہ کے بارہ میں اہل علم کے اقوال بہت زیادہ ہیں اگر ہم اپنے علم واطلاع کے مطابق ان سب کو یہاں نقل کرنا شروع کردیں تو یہ گفتگو طویل ہو جائے گی۔ اور جس قدر ہم نے ذکر کیا ہے طالب حق کے لئے کافی ہے اور تسلی بخش ہے۔

مذکورہ آیات واحادیث اور اہل علم کے اقوال سے طالب حق کے لئے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ شعبان کی پندرھویں شب کو نماز یا کسی اور چیز کے لئے محفل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منعقد کرنا اور اس کے دن کو روزہ کے لئے خاص کرنا اہل علم کے نزدیک قابلِ مذمت بدعت ہے اور شرع شریف میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ اسلام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور مسعود کے بعد یہ بدعت پیدا ہوئی ہے۔

اس مسئلہ اور دیگر تمام مسائل کے متعلق حق چاہنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ اور اس مضمون کی دیگر آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ((مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)) اور اس مفہوم کی دیگر احادیث کافی ہیں۔

صحیح مسلم ① میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور راتوں کو چھوڑ کر صرف جمعرات کو قیام اور جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لئے مت خاص کرو مگر یہ کہ وہ پہلے سے روزے رکھ رہا تھا تو وہ جمعہ کے دن کا بھی رکھ لے۔ اگر کسی قسم کی عبادت کے ساتھ کسی رات کو (اپنی طرف سے) خاص کرنا جائز ہوتا تو جمعرات زیادہ اولیٰ تھی کیونکہ اس کا دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث کی روشنی میں دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کے لئے جمعرات کی تخصیص سے منع کیا ہے تو دوسری راتوں کی عبادت کے لئے تخصیص بالاَوْلیٰ ناجائز ہے۔ کسی رات کو کسی قسم کی عبادت کے ساتھ خاص کرنا، صحیح دلیل کے بغیر جائز نہیں ہے۔ شب قدر اور رمضان المبارک کی راتوں میں قیام اور ان میں عبادت کے لئے کوشش کنا مشروع ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں قیام کے لئے امت کو آگاہ اور آمادہ کیا ہے

---

① صفحہ 361 جلد 1۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خود بھی قیام کیا۔ بخاری و مسلم میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ)) ❶

((مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ)) ❷

''جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کا قیام کریگا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گذشتہ گناہ بخش دے گا اور جو شخص شب قدر میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گذشتہ گناہ بخش دے گا۔''

اگر محفل منعقد کرنا اور عبادت کے لئے شعبان کی پندرھویں شب یا رجب کی پہلی جمعرات یا شبِ اِسراء و معراج کو خاص کرنا جائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو ضرور اس کی راہ نمائی اور ہدیت کرتے یا خود یہ کام کرتے، اور ان میں سے کوئی چیز آپ ﷺ سے واقع ہوئی ہوتی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو ضرور نقل کرتے اور اس کو امت سے نہ چھپاتے۔ وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام لوگوں سے افضل اور سب سے زیادہ خیر خواہ ہیں۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَرْضَاھُمْ۔

آپ نے علماء کرام کے کلام سے ابھی معلوم کرلیا کہ رجب کی پہلی جمعراتِ اور نصف شعبان کی شب کی فضیلت کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کچھ بھی ثابت نہیں ہے، معلوم ہوگیا کہ ان دونوں راتوں میں محفلیں منعقد کرنا اور کسی قسم کی عبادت کے لئے خاص کرنا اسلام میں نئی نکالی ہوئی بدترین بدعت

❶ بخاری صفحہ 269 جلد 1۔

❷ بخاری صفحہ 270 جلد 1۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اسی طرح ستائیسویں رجب کو جس کے متعلق بعض لوگوں کا اعتقاد ہے کہ یہ

....

حاشیہ :(1) پورے سال میں کبھی ارادہ کر کے قبرستان نہ جانا اور پندرھویں شعبان کی رات میں بڑے اہتمام سے چھوٹے بڑے مرد وزن کا جانا اوراس کو سنت سمجھنا،نہایت غلط اور بدعت ہے۔کیونکہ رسول اللہ ﷺ کبھی بھی صرف نصف شعبان کی وجہ سے قبرستان نہیں گئے اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ دین کا یہ معمول تھا بلکہ یہ قبروں کے پوجاریوں کی ایجاد ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری میں قبرستان جانے کا عام معمول تھا۔ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ پندرھویں شعبان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری تھی تو آپ ﷺ اپنے معمول کے مطابق قبرستان گئے نہ کہ شعبان کی وجہ سے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں:((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ)) ❶
یعنی ”رسول اللہ ﷺ،حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری میں ہمیشہ قبرستان بقیع جایا کرتے تھے۔“ لہٰذا اس رات خصوصیت سے جانا ناجائز اور بدعت ہے۔

(2) اس رات اہتمام سے کھانے پکانے اور کھلانے کا قطعاً کسی حدیث اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معمول میں ذکر نہیں ہے:((وَاَمَّا تَقْسِيْمُ اَنْوَاعِ الْاَطْعِمَةِ عَلَى الْفُقَرَاءِ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ خَاصَّةً فَلَمْ يُرْوَفِيْهِ حَدِيْثٌ مَرْفُوْعٌ وَلَا صَحِيْحٌ وَلَا ضَعِيْفٌ)) ❷
یعنی ”خاص طور پر اس رات میں فقراء پر قسماں قسم کے کھانے تقسیم کرنے کے بارے میں کوئی صحیح حدیث بلکہ ضعیف حدیث اور صحابی کا قول بھی نہیں آیا ہے۔“

بقیہ حاشیہ: ⬅

❶ صحیح مسلم صفحہ 313 جلد 1۔

❷ مرعاۃ المفاتیح صفحہ 238 جلد 2 طبع 1۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شب اسراء و معراج ہے کسی قسم کی عبادت کے لئے خاص کرنا اور محفلیں منعقد کرنا، اگر چہ وہ شب بالتعیین آپ کو معلوم ہو مذکورہ بالا دلائل کی بناء جائز نہیں ہے۔

....

بقیہ حاشیہ :◄ (3) اس پندرھویں شعبان کی رات میں مردوں کی روحوں کے آنے کا اعتقاد رکھنا، ان کی تعظیم و تکریم کے لئے گھروں اور دیواروں کا صاف ستھرا اور لیپا پوتی کرنا اور اس رات میں چراغاں کرنا (اور آتشبازی چلانا اور جھنڈیاں وغیرہ لگانا) بلاشبہ بدعت اور گمراہی ہے۔

ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے (ہارون الرشید کے دور میں) اس چراغاں (و آتش بازی) کو برامکہ نے شروع کیا ہے، مسلمان ہونے کے بعد انہوں نے اس کو مسلمانوں میں رائج کر دیا کیونکہ وہ آگ کے پجاری تھے۔ کسی نہ کسی طریق سے آگ کو پوجنا ان کا مقصد تھا۔ ضرورت سے زائد روشنی کو شریعت نے کہیں بھی پسند نہیں کیا۔ ❶ (کیونکہ یہ فضول خرچی اور مال کی بربادی ہے) اور آتش پرستوں اور ہندوؤں کی ہولی سے مشابہت ہے۔ اس سے بچنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

علامہ ابن نجیم حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ((قَالَ عُلَمَائُنَا مَنْ قَالَ اَرْوَاحُ الْمَشَائِخِ حَاضِرَۃٌ تَعْلَمُ یُکَفَّرُ)) ❷

یعنی "علماء احناف نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہوتی ہیں اور جانتی ہیں تو ایسا شخص کافر ہو جائے گا۔"

(4) اس رات خصوصیت سے نماز تسبیح کا باجماعت اہتمام کرنا بدعت ... بقیہ حاشیہ :◄

---

❶ مرقاۃ صفحہ 239 جلد 2 طبع اول۔

❷ بحر الرائق صفحہ 124 جلد 5۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء کرام کے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ شب معراج معلوم نہیں ہے اور جس نے ستائیسویں رجب کہا ہے اس کا قول باطل ہے جس کا صحیح حدیث سے کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ کسی نے خوب کہا ہے:۔

وخير الامور السالفات على الهدى

وشر الامور المحدثات البدائع

یعنی بہترین امور وہ ہیں جو ہدایت پر چلنے والے یعنی ہدایت کے موافق ہوں اور بدترین امور نئی نکالی ہوئی بدعات ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اور تمام مسلمانوں کو تمسّک بالسُّنة اور اس پر استقامت کی توفیق بخشے اور اس کی خلاف ورزی سے بچائے۔

اِنَّهٗ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بقیہ حاشیہ: ← ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ دین سے قطعاً اس کا ثبوت نہیں ہے۔ اور اسی طرح رمضان المبارک شب قدر میں بہت سی جگہوں میں نماز تسبیح باجماعت کا اہتمام ہوتا ہے، یہ درست نہیں ہے۔ بلکہ اکیلے اکیلے پڑھنا چاہئے ریا کاری سے بھی آدمی محفوظ رہتا ہے اور خشوع وخضوع بھی زیادہ حاصل ہوتا ہے۔

(5) عوام کا یہ اعتقاد کہ اس رات ہر پیدا ہونے اور مرنے والا اور سال بھر کا رزق لکھا جاتا ہے یعنی ہر چیز کا سال بھر کا میزانیہ اس رات کو تیار کیا جاتا ہے، یہ بالکل غلط ہے اور اس سلسلہ میں وارد شدہ احادیث صحیح نہیں ہیں۔ یہ سب کچھ شب قدر رمضان المبارک میں ہوتا ہے۔ (کرم الدین)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④

جھوٹا وصیت نامہ

مجھے ایک وصیت نامہ کا علم ہوا جو شیخ احمد خادم مسجد نبوی کی طرف منسوب ہے اس کا کہنا ہے کہ میں ایک جمعرات کو بیداری کی حالت میں تلاوت قرآن مجید کر رہا تھا، قرآن مجید کی تلاوت اور اسماء اللہ الحسنٰی کے ورد کے بعد میں سونے کے لئے تیار ہوا، نہایت خوبصورت شکل اور عمدہ چہرہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: اے شیخ احمد، میں نے کہا لبیک (میں حاضر ہوں) یارسول اللہ، آپ ﷺ نے فرمایا، میں لوگوں کے برے اعمال دیکھ کر بہت شرمندہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو منہ نہیں دکھا سکتا کیونکہ گذشتہ ہفتہ میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار آدمی غیر اسلام پر مرے ہیں پھر آپ ﷺ نے لوگوں کے بعض بُرے اعمال بیان فرمائے۔ اور فرمایا اس وصیت نامہ کی لوگوں کو خبر کر دو، کیونکہ یہ لوحِ محفوظ سے منقول ہے جو شخص اسے لکھ کر دوسرے شہر یا جگہ پہنچائے گا اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیا جائے گا۔ اور جو شخص اسے نہیں لکھے گا اور نہ ہی دوسرے شہر بھیجے گا قیامت کے دن اس پر میری شفاعت حرام ہوگی۔ اگر فقیر لکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو مالدار بنا دے گا۔ اگر مقروض لکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا قرضہ اتار دے گا، گناہ گار لکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے والدین کے گناہ بخش دے گا اور جو نہیں لکھے گا، دنیا و آخرت میں روسیاہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ بالکل سچ اور حقیقت ہے۔ اگر میں اس میں جھوٹا ہوں تو میری موت اسلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر نہ ہو۔ جو اس کو سچا جانے گا عذابِ آگ سے نجات پائے گا اور جو اس کو جھوٹا قرار دے گا وہ کافر ہو جائے گا۔

یہ اس وصیت نامہ کا خلاصہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کی طرف غلط طور پر منسوب ہے۔ ہم اس جھوٹے وصیت نامہ کو کئی سال سے سنتے آ رہے ہیں گاہے بگاہے عوام الناس میں اس کی بہت زیادہ اشاعت کی جاتی ہے اور اس وصیت نامہ کے الفاظ میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

یہ جھوٹا کہتا ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور یہ وصیت نامہ حاصل کیا، لیکن وصیت نامہ کی جس عبارت کا ہم نے ذکر کیا ہے اس میں یہ جھوٹا کہتا ہے کہ بیداری کی حالت میں مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے نہ کہ خواب میں اس جھوٹے نے اور بھی بہت سی چیزیں اس وصیت نامہ میں ذکر کی ہیں جو واضح جھوٹ اور سراسر باطل ہیں۔ میں آپ کو آئندہ عبارت میں تفصیل سے بیان کروں گا اور میں نے گذشتہ سالوں میں بھی متنبہ کیا ہے اور لوگوں کے لئے بیان کیا ہے کہ یہ وصیت نامہ قطعی جھوٹا اور سراسر باطل ہے۔ میں قطعاً یہ گمان نہیں کرتا تھا کہ یہ باطل وصیت نامہ لوگوں میں شہرت اور اہمیت حاصل کر لے گا، بہت سے مسلمان بھائیوں نے مجھے اطلاع دی ہے کہ یہ وصیت نامہ شہرت پکڑ چکا ہے اور بعض جاہل لوگ اس کو سچا خیال کرنے لگے ہیں، اس واسطے میرے لئے ضروری ہے کہ اس کے باطل ہونے اور رسول اللہ ﷺ پر افتراء ہونے کو بیان کروں تاکہ اس سے کوئی مسلمان دھوکے میں نہ رہے معمولی علم و ایمان اور فطرتِ سلیمہ اور عقل صحیح رکھنے والا ہر شخص اس وصیت نامہ کو دیکھ کر سمجھ سکتا ہے کہ یہ وصیت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نامہ جھوٹا اور رسول اللہ ﷺ پر بہتان ہے۔

میں نے شیخ احمد (جس کی طرف یہ جھوٹا وصیت نامہ منسوب ہے) کے بعض رشتہ داروں سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ شیخ احمد پر یہ جھوٹ گھڑا گیا ہے اور شیخ احمد نے قطعًا اس کو ذکر نہیں کیا وہ عرصہ دراز ہوا وفات پا چکے ہیں۔ بالفرض اگر شیخ احمد یا اس سے کسی بڑے نے گمان کیا ہے کہ اس نے خواب یا بیداری میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور آپ نے اس وصیت نامہ کے ساتھ تلقین کی ہے........تو بھی بہت سی وجوہ کی بناء پر ہم یقینًا جان لیں گے کہ وہ جھوٹا ہے یا شیطان ہے۔ رسول اللہ ﷺ ہرگز نہیں ہو سکتے۔

وفات کے بعد بیداری کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا جاسکتا

(1) وفات کے بعد بیداری کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا جاسکتا اور بعض جاہل صوفیوں میں جو کہتا ہے کہ اس نے بیداری کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے یا ولادت کے موقع پر آپ ﷺ حاضر ہوتے اس نے بہت بڑی اور بدترین غلطی کی ہے اور قرآن وسنت اور اجماع امت کی مخالفت کی، کیونکہ مردے اپنی قبروں سے قیامت کے دن ہی نکلیں گے نہ کہ دنیا میں بھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿١٦﴾﴾ ❶

---

❶ سورۃ المومنون آیت 15، 16 پارہ 18۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''بعدازاں تم مرنے والے ہو پھر قیامت کے دن تمہیں اٹھایا جائے گا۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ مُردوں کا اٹھایا جانا قیامت کے دن ہوگا دنیا میں نہیں ہوگا، اور جو شخص اس کے خلاف کہتا ہے وہ واضح جھوٹا ہے، دھوکہ دینے والا ہے۔اس نے اس حق کو نہیں پہچانا جس حق کو سلف صالحین، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین اوراس کے نقش قدم پر چلنے والوں نے پہچانا تھا یعنی اس کا عقیدہ سلف صالحین رحمہم اللہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وغیرھم کے خلاف ہے۔

(2) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی اور وفات میں حق کے خلاف کچھ بیان نہیں کرسکتے اور یہ وصیت نامہ کئی وجوہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے کھلم کھلا مخالف ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا جاسکتا ہے اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورتِ شریفہ میں دیکھا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھا ہے کیونکہ شیطان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اختیار نہیں کرسکتا، جیسا کہ حدیث میں وارد ہے، لیکن اس کا پورا پورا تعلق دیکھنے والے کے ایمان، راست بازی، عدالت، حافظہ اور دیانت وامانت کے ساتھ ہے کہ اس نے واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں دیکھا ہے یا دوسری صورت وشکل میں (کسی اور کو دیکھا ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث کے بارہ میں محدثین کا یہ اصول ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث ثقہ، عادل وقوی حافظہ والے راویوں کے واسطے سے مروی نہیں ہے وہ حدیث حجت نہیں ہے یا حدیث ثقہ اور ضابط راویوں کے طریق سے مروی ہے لیکن زیادہ ثقہ اور زیادہ حافظہ کی روایت کے مخالف ہے اور دونوں میں تطبیق ناممکن ہے تو کم ثقہ اور کم حافظہ کی روایت منسوخ غیر معمول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہ اور زیادہ ثقہ اور زیادہ حافظہ کی روایت ناسخ اور معمول بہ ہوگی اور جب نسخ اور تطبیق ناممکن ہو تو قلیل حفظ اور ادنی عادل راوی کی حدیث رد کردی جائے گی اور اسے شاذ کہا جائے گا اور قابلِ عمل نہیں ہوگی اور زیادہ ثقہ و عادل اور افضل کی روایت معمول بہ اور حجت ہوگی، غور کیجئے اس وصیت نامہ کا کیا اعتبار ہوگا جس کا بیان کرنے والا معروف نہیں اور نہ اس کی عدالت و امانت معلوم ہے ایسی صورت میں یہ وصیت نامہ اس لائق ہے کہ اس کو پھینک دیا جائے اور اس کی طرف بالکل توجہ نہ دی جائے، خواہ اس میں شرع کے خلاف کوئی بات نہ ہوتی۔ لیکن جب اس میں بہت سی ایسی چیزیں بیان ہیں جو اس کے باطل اور افتراء علی الرسول ﷺ ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور ایسا دین ایجاد کرنا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی تو اس کے مردود و باطل اور جھوٹ ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں رہ جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ قَالَ عَلَیَّ مَالَمْ اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ من النَّارِ)) ❶

''جو شخص میری طرف ایسی بات منسوب کرے گا جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔''

اور اس جھوٹے وصیت نامہ بنانے والے نے ایسی باتیں کہی ہیں جو آپ ﷺ نے نہیں فرمائیں اور اس نے رسول اللہ ﷺ پر بہت بڑا صریح بہتان لگایا ہے وہ دوزخ کی وعیدِ عظیم کے سزاوار ہے، اگر وہ اپنے اس جھوٹ سے جلدی توبہ کرکے لوگوں میں اس کی تشہیر نہ کرے کہ اس نے یہ وصیت نامہ رسول اللہ ﷺ

❶ بخاری صفحہ 21 جلد 1۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر جھوٹ گھڑا ہے۔ کیونکہ جو شخص دین کے نام پر لوگوں میں باطل کی اشاعت کرتا ہے اس کی توبہ اس وقت تک صحیح اور قبول نہیں جب تک وہ لوگوں میں اس کے باطل اور جھوٹ ہونے کا قرار اور اس سے رجوع کا اعلان کر کے اس سے اپنی توبہ کی تشہیر نہ کر دے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۰﴾﴾ ❶

''تحقیق جو لوگ ہماری نازل کردہ ہدایت اور وضح آیات کو چھپاتے ہیں اس کے بعد کہ ہم نے کتاب (قرآن مجید) میں لوگوں کے لئے اس کو بیان کر دیا ہے، ان پر اللہ تعالیٰ اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے، لیکن وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر کے اصلاح کر لی اور بیان کر دیا ان لوگوں کی میں توبہ قبول کرتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا مہربان ہوں۔''

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں واضح کر دیا کہ جو شخص حق میں سے کسی چیز کو چھپاتا ہے اس کی توبہ اس وقت تک صحیح اور قبول نہیں جب تک وہ اس کی اصلاح اور بیان نہ کر دے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد ﷺ کو مبعوث فرما کر اور شرع کامل عطاء فرما کر اپنے بندوں کے لئے دین کو کامل اور نعمت کو پورا کر دیا ہے اور اکمال اور تبیین کے بعد ہی آپ ﷺ کو قبض کیا ہے۔

---

❶ سورۃ البقرۃ آیت 159، 160۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ ❶

''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے۔''

چودھویں صدی میں یہ مفتری دین میں گڑبڑ اور لوگوں کے لئے نیا دین بنانا چاہتا ہے جس پر عمل کرنے سے جنت حاصل ہوگی اور عمل نہ کرنے والے جنت سے محروم اور دوزخ میں داخل ہوگا اور اپنے زعم فاسد میں اس جھوٹے وصیت نامہ کو قرآن مجید سے زیادہ عظمت والا اور افضل قرار دینا چاہتا ہے کیونکہ وہ اس جھوٹ کے پلندے میں کہتا ہے کہ جو شخص اس وصیت نامہ کو لکھ کر ایک شہر سے دوسرے شہر یا ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچائے گا اس کے لئے جنت میں محل تیار کیا جائے گا اور جو ایسا نہیں کرے گا وہ قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کی شفاعت سے محروم رہے گا، یہ کہنا بدترین جھوٹ ہے اور اس وصیت نامہ کے جھوٹ ہونے اور اس کے مفتری کے بے حیاء ہونے اور جھوٹ پر اس کی بہت بڑی جسارت کرنے پر سب سے زیادہ واضح اور روشن دلیل ہے۔

کیونکہ جو شخص قرآن مجید لکھ کر ایک شہر سے دوسرے شہر یا ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچاتا ہے اس کو یہ فضیلت حاصل نہیں ہوتی جب تک وہ قرآن مجید پر عمل نہیں کرتا تو پھر اس جھوٹے وصیت نامہ کو لکھنے اور نقل کرنے والے کے لئے یہ فضیلت کیسے حاصل ہو سکتی ہے جو شخص رسول اللہ ﷺ کو ماننے والا اور آپ ﷺ کی شریعت

❶ سورۃ المائدۃ آیت 3۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا تابعدار ہے وہ صرف قرآن مجید نہ لکھنے اور ایک شہر سے دوسرے شہر نہ بھیجنے کی وجہ سے آپ ﷺ کی شفاعت سے محروم نہیں ہوسکتا یہی ایک جھوٹ اس وصیت نامہ کے جھوٹے، باطل اور اس کے ناشر کے جھوٹے اور غبی اور شریعت سے بے خبر ہونے کے لئے کافی ہے حالانکہ اس وصیت نامہ میں اور بھی بہت سی ایسی باتیں ہیں جو اس کے باطل اور جعلی ہونے پر واضح دلیل ہیں خواہ اس کا گھڑنے والا اس کی صحت پر ہزارہا قسمیں کھائے اور سچا ہونے کے لئے اپنے نفس پر سب سے بڑے اور سخت عذاب کی بددعا کرے پھر بھی وہ سچا نہیں ہے اور نہ وصیت نامہ صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ سب سے بڑا جھوٹ سب سے بدترین بکواس ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ اور ہمارے پاس موجود فرشتوں اور تمام مسلمانوں کو جو اس نوشتہ پر مطلع ہوں، گواہ کر کے کہتے ہیں کہ یہ وصیت نامہ جعلی اور رسول اللہ ﷺ پر بہتان ہے اس جھوٹ بنانے والے کو اللہ تعالیٰ رسوا کرے اور اس کے ساتھ وہ معاملہ کرے جس کا وہ حقدار ہے۔

اس کے بطلان اور جھوٹ ہونے پر مذکورہ دلائل کے علاوہ اور بھی بہت سے امور دلالت کرتے ہیں۔

[1] اس وصیت نامہ میں ہے کہ آٹھ دنوں میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار آدمی کفر پر مرے ہیں، یہ کہنا علم غیب سے تعلق رکھتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے ساتھ وحی کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ اپنی حیاتِ مبارکہ میں غیب نہیں جانتے تھے تو وفات کے بعد کیسے غیب کی خبر دے سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَعۡلَمُ الۡغَیۡبَ﴾ ❶

''اے محمد ﷺ کہہ دیجئے کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے نہیں ہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں۔''

﴿قُلۡ لَّا یَعۡلَمُ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ الۡغَیۡبَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ ❷

''کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا اللہ تعالیٰ کے سوا۔'' ①

....

حاشیہ: ① ((رَجُلٌ تَزَوَّجَ اِمۡرَأَةً بِغَیۡرِ شُهُوۡدٍ فَقَالَ الرَّجُلُ لِلۡمَرۡأَةِ خدائے را و پیغامبر را گواہ کردیم قَالُوۡا یَکُوۡنُ کُفۡرًا لِاَنَّهٗ اِعۡتَقَدَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ یَعۡلَمُ الۡغَیۡبَ وَهُوَ مَا کَانَ یَعۡلَمُ الۡغَیۡبَ حِیۡنَ کَانَ فِی الۡاَحۡیَاءِ فَکَیۡفَ یَکُوۡنُ بَعۡدَ الۡمَوۡتِ)) ❸

یعنی ''ایک شخص بغیر گواہوں کے ایک عورت سے نکاح کرنے لگا اور بوقت نکاح عورت سے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو گواہ بناتے ہیں، فقہاء کرام نے فرمایا اس شخص کا یہ کہنا کفر ہے کیونکہ اس نے یہ اعتقاد ٹھہرالیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ غیب جانتے ہیں حالانکہ آپ زندگی میں غیب نہیں جانتے تھے تو وفات کے بعد کیسے غیب جان سکتے ہیں۔''

ہندوستان کے پانچ سو فقہاء و علماء کرام کا فتویٰ

((رَجُلٌ تَزَوَّجَ اِمۡرَأَةً وَلَمۡ یُحۡضِرِ الشُّهُوۡدَ وَقَالَ خدائے ورسول را گواہ کردم اَوۡ قَالَ: خدائے وفرشتگان را گواہ کردم یُکَفَّرُ)) .... ﴿بقیہ حاشیہ: ⬅

❶ سورۃ الانعام آیت 50 رکوع 11 پارہ 7۔

❷ سورۃ النمل آیت 65 رکوع 1 پارہ 20۔

❸ فتاوٰی قاضی خان صفحہ 883 جلد 4 کتاب السیر باب مایکون کفرا من المسلم ومالایکون

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن کچھ لوگوں کو میرے حوض سے دور کر دیا جائے گا، میں کہوں گا اے میرے رب یہ تو میرے امتی ہیں مجھ سے کہا جائے گا آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ ﷺ کے بعد کیا کیا بدعات ایجاد کر لی تھیں۔ میں عبد صالح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح کہوں گا، جب تک میں ان میں رہا تو ان پر گواہ تھا جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگہبان تھا اور تو ہر چیز پر شاہد ہے۔

(2) اس وصیت نامہ کو باطل اور جھوٹ ثابت کرنے کے لئے اس کا یہ کہنا بھی کافی ہے کہ اس کی برکت سے اگر فقیر لکھے گا تو مالدار ہو جائے گا۔ اگر مقروض لکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کرے گا اور گنہگار اور اس کے والدین کے اللہ

....

بقیہ حاشیہ: ⬅ یعنی ''ایک شخص کسی عورت سے گواہوں کے بغیر نکاح کرنے لگا اور بوقت نکاح کہا، میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو گواہ بناتا ہوں، یا اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں تو ایسا شخص کافر ہو جائے گا۔'' ❶

ملا علی قاری لکھتے ہیں: ((وَ ذَكَرَ الْحَنَفِيَّةُ تَصْرِيْحًا بِالتَّكْفِيْرِ بِاِعْتِقَادِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَعْلَمُ الْغَيْبَ لِمُعَارَضَةِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ﴾)) ❷

یعنی ''علماء حنفیہ نے کھلے لفظوں میں اس شخص کو کافر کہا ہے جس کا عقیدہ یہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ غیب جانتے ہیں کیونکہ اس کا یہ عقیدہ قرآن مجید کی آیت قل لا یعلم الخ کے مخالف ہے۔''

---

❶ فتاویٰ عالمگیری صفحہ 226 جلد 2 کتاب السیر مطلب موجبات الکفر طبع ثانی 1310ھ مصر۔

❷ شرح فقہ اکبر صفحہ 185۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ گناہ معاف کر دے گا۔ یہ بہت بڑا جھوٹ ہے اور اس مفتری کے کذب اور بے حیاء ہونے کی واضح ترین دلیل ہے کیوں کہ یہ تینوں باتیں صرف قرآن مجید لکھنے سے حاصل نہیں ہوتیں تو اس جعلی وصیت نامہ لکھنے سے کیسے حاصل ہو سکتی ہیں۔ یہ خبیث انسان لوگوں کا دین خراب کرنا چاہتا ہے تاکہ اس وصیت نامہ کو لکھتے رہیں اور اس کے ساتھ چمٹے رہیں اور ان اسباب کو چھوڑیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے حصولِ غناء، ادائے قرض اور بخشش گناہ کا سبب قرار دیا ہے، ہم ذلت و رسوائی کے اسباب، نفس پروری اور شیطان کی اطاعت سے پناہ چاہتے ہیں۔

(3) اس وصیت نامہ کے باطل ہونے پر اس کا یہ کہنا بھی ظاہر کرتا ہے کہ جو شخص اسے نہیں لکھے گا دنیا و آخرت میں اس کا چہرہ سیاہ ہوگا، یہ بدترین جھوٹ اور اس وصیت نامہ کے باطل اور اس کے مفتری اور کذب ہونے پر اظہر من الشمس دلیل ہے۔ چودھویں صدی میں ایک مجہول النسب شخص رسول اللہ ﷺ پر افتراء کر رہا ہے اور کہتا ہے جو نہیں لکھے گا دنیا و آخرت میں اس کا منہ کالا ہوگا اور جو لکھے گا وہ تنگدستی کے بعد غنی اور بوجھل قرض سے بری اور گناہوں سے پاک ہو جائے گا یہ بہتان عظیم ہے کیونکہ دلائل اور حقیقت واقعیہ دونوں اس مفتری کے جھوٹ اور اللہ تعالیٰ پر اس کی عظیم جرأت اور اس کی بے حیائی کی گواہی دے رہے ہیں کیوں کہ بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے اس کو نہیں لکھا ان کے چہرے سیاہ نہیں ہوئے اور بے شمار لوگوں نے اس کو بار بار لکھا لیکن نہ ان کا قرض ادا ہوا اور نہ تنگدستی دور ہوئی۔ ہم دلوں کی کجی اور گناہوں کے زنگ سے پناہ چاہتے ہیں۔ یہ ایسی صفات ہیں جن کو شریعت نے اس شخص کے لئے بھی بیان نہیں کیا جو قرآن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجید لکھتا ہے تو اس جعلی وصیت نامہ (جو کئی قسم کے باطل عقائد اور کفریات پر مشتمل ہے) کو لکھنے والا کیسے ان کا مستحق ہو سکتا ہے۔

(4) اس وصیت نامہ کے باطل ترین اور واضح ترین جھوٹ ہونے کے لئے اس کا یہ قول بھی کافی ہے کہ جو شخص اس کی تصدیق کرے گا دوزخ کے عذاب سے نجات پائے گا اور جو اس کو جھٹلائے گا وہ کافر ہو جائے گا، یہ بھی جھوٹ پر بہت بڑی جرأت اور بدترین خباثت ہے۔ یہ مفتری اپنے جھوٹ کی تصدیق کے لئے تمام لوگوں کو دعوت دے رہا ہے اور گمان کرتا ہے کہ لوگ دوزخ کے عذاب سے نجات پالیں گے، اور اس کو جھٹلانے والا کافر ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم اس کذّاب نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا ہے اور حق کے خلاف کہا ہے اس کو جھٹلانے والا نہیں بلکہ تصدیق کرنے والا کافر ہو جائے گا کیونکہ یہ بہتان ہے اور جعلی ہے، جس کی سچائی کے لئے کوئی بنیاد نہیں ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ یہ جھوٹ اور اس کا گھڑنے والا کذاب ہے۔ لوگوں کے لئے ایسا دین نکالنا چاہتا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی ہے اور دین میں ایسی چیز داخل کرنا چاہتا ہے جو دین میں نہیں ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے اس جھوٹ سے چودہ سو سال قبل دین کو مکمل و پورا کر دیا تھا۔

قارئین کرام و برادرانِ اسلام! اس قسم کے جھوٹ کے پلندے کی تصدیق سے اپنے آپ کو بچاؤ اور ایسی چیزوں کو اپنے درمیان رواج مت پانے دو کیونکہ حق نور ہے جو طالبِ حق پر مخفی نہیں رہتا۔ حق کو دلیل سے طلب کرو اور جو مشکل مسئلہ درپیش ہو تو اہل علم سے پوچھ لو اور جھوٹوں کی قسموں سے دھوکہ مت کھاؤ کیونکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابلیسِ لعین نے حضرت آدم وحضرت حوا علیہما السلام کے سامنے قسم اٹھا کر کہا تھا کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں وہ سب سے بڑا خائن اور سب سے زیادہ جھوٹا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۂ اعراف میں فرماتا ہے ﴿وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ﴾ ❶

''اور اس نے ان دونوں کے سامنے قسم اٹھا کر کہا کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔''

شیطان اور اس کے جھوٹے تابعداروں سے بچو، ان کی جھوٹی قسمیں اور جھوٹے وعدے اور ملمّع سازی کے اقوال بہکانے اور گمراہ کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ اور تمام مسلمانوں کو شیاطین کے شر، گمراہ کرنے والوں کے فتنوں، کج راہوں کی کجی اور اللہ تعالیٰ کے باطل پرست دشمنوں کی تلبیس سے محفوظ رکھے جو اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنے پھونکوں سے بجھانا اور دین کو خراب کرنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرنے والا اور اپنے دین کا حامی وناصر ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ کے دشمن شیاطین اور ان کے تابعدار کافر وملحد پسند نہ کریں۔

اس مفتری نے جو منکرات ومعاصی کے ظہور کا ذکر کیا ہے، یہ امر واقع ہے۔ قرآن مجید اور سُنّتِ مطہرہ نے ان سے بہت زیادہ ڈرایا ہے اور قرآن وسُنّت ہی ہدایت کے لئے کافی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے مسلمانوں کے احوال کی اصلاح کا سوال اور ان کو اتباعِ حق اور اس پر استقامت کی توفیق مانگتے ہیں اور تمام گناہوں سے توبہ طلب کرتے ہیں، کیونکہ وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اور ہر چیز پر

---

❶ آیت 21 پارہ 8۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادر ہے۔

اس مفتری نے جو علامات قیامت کا ذکر کیا ہے، احادیثِ نبویہ نے ان کو واضح طور پر بیان فرمادیا ہے اور بعض کی طرف قرآن مجید نے بھی اشارہ کیا ہے اور جو شخص ان کو معلوم کرنا چاہے وہ کتبِ احادیث اور اہل علم کی تصانیف میں دیکھ لے۔ لوگوں کو اس قسم کے جھوٹ وتلبیس اور حق کو باطل اور خلط ملط کر کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهِ الصَّادِقِ الْاَمِيْنِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

{ فضیلۃ الشیخ کے چاروں رسائل کا ترجمہ مکمل ہوا }

....

رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ خواب دیکھا، ایک آدمی کی ایک باچھ (منہ کا ایک کنارہ) میں لوہے کی کنڈی ڈال کر کھینچا جاتا ہے اور گدی تک پہنچا دیا جاتا ہے پھر دوسری باچھ کے ساتھ بھی ایسا کیا جاتا ہے۔ یہ جھوٹا آدمی ہے جو جھوٹ بیان کرتا ہے پھر وہ جھوٹ (کتابوں، رسالوں، اخبارات، تقریروں وغیرہ کے ذریعہ سے) دنیا میں پھیل جاتا ہے۔ قیامت تک اس کے ساتھ یہی حشر کیا جاتا رہے گا۔ (کرم الدین)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہ محرم

(1) ماہ محرم میں افضل کام 9،10 یا 10، 11 محرم کو روزہ رکھنا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، رمضان المبارک کے بعد ماہ محرم میں روزے رکھنا افضل ہے۔ ❶
آپ ﷺ نے فرمایا 10 محرم کو روزہ رکھنے سے ایک سال کے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ ❷

(2) عشرہ محرم میں تعزیہ، قبر، تابوت بنانا اور جلوس نکالنا، ان کی زیارت کیلئے جانا اور مرادیں پوری کرانے کے لئے ان پر نذرونیاز چڑھانا اور گھوڑے کے نیچے سے گذرنا ماتم، سوگ، سینہ کوبی اور نوحہ کرنا اور اس قسم کی دیگر رسومات ادا کرنا جن کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں، حرام، بدعت اور شرک ہے۔

مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی لکھتے ہیں، محرم کی مجلسوں میں جانا، مرثیہ سننا حرام ہے۔ نیز محرم میں سیاہ اور سبز کپڑے پہننا علامات سوگ اور سوگ حرام ہے۔ ❸

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی طرح پکارے، چلائے وہ ہم سے نہیں ہے۔ ❹

آپ ﷺ نے فرمایا غم کا اظہار اگر ہاتھ اور زبان سے ہے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے۔

---

❶ صحیح مسلم۔ ❷ صحیح مسلم۔
❸ احکام شریعت صفحہ 71 جلد 1۔ ❹ بخاری و مسلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الممتحنہ آیت ﴿وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ کے تحت مفسر ابوالحسن القمی لکھتے ہیں: ام حکیم بنت حارث نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ وہ نیکی کیا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس میں آپ ﷺ کی نافرمانی نہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا [1] اپنے منہ مت نوچو [2] اپنے رخساروں پر طمانچے مت مارو [3] اپنے بال مت نوچو [4] اپنے گریبان مت چاک کرو [5] اپنے کپڑے کالے مت کرو [6] ہائے وائے کرکے مت پکارو [7] قبر کے پاس مت کھڑی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ان باتوں پر عورتوں سے بیعت لی۔ ❶

(3) عاشوراء 10 محرم کو طرح طرح کے مختلف کھانے اور زیادہ پکانے کے متعلق احادیث ضعیف ہیں بلکہ بعض محدثین کے نزدیک موضوع من گھڑت ہیں۔

(4) مسلمانوں کے سال نو کا پہلا ماہ ہے۔ مسلمانوں کو اپنے تمام معاملات اور احکام اسی سن قمری وہجری سے وابستہ کرنے چاہئے، تفسیر ماجدی میں ہے۔ متعدد علماء نے (آیت 36 سورۂ توبہ) سے یہ حکم بھی مستنبط کیا ہے کہ مسلمانوں پر اپنے معاملات وعبادات میں سنہ قمری عربی کی پابندی واجب ہے اور سنہ عجمی وسنہ رومی شمسی کی پابندی جائز نہیں: ((قَالَ اَهْلُ الْعِلْمِ الْوَاجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ بِحُكْمِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اَنْ يَعْتَبِرُوْا فِيْ بُيُوْعِهِمْ وَعَدَدِ دُيُوْنِهِمْ وَاَحْوَالِ زَكٰوتِهِمْ وَسَائِرِ اَحْكَامِهِمُ السَّنَةَ الْعَرَبِيَّةَ بِالْاَهِلَّةِ وَلَا يَجُوْزُلَهُمْ اِعْتِبَارُ السَّنَةِ الْعَجْمِيَّةِ وَالرُّوْمِيَّةِ)) ❷

---

❶ تفسیر القمی صفحہ 364 جلد 2۔ ❷ کبیر، پارہ 10 سورۂ توبہ، آیت 36، حاشیہ صفحہ 67۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محققین نے کہا ہے کہ احکام، عبادات میں معتبر صرف سنہ قمری ہے، رومی، ایرانی، مصری کسی اور سنہ کو اسلام معتبر نہیں قرار دیتا: ((هٰذِهِ الْاٰيَةُ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْوَاجِبَ تَعْلِيقُ الْاَحْكَامِ مِنَ الْعِبَادَاتِ وَغَيْرِهَا اِنَّمَا يَكُوْنُ بِالشُّهُوْرِ وَالسِّنِيْنَ الَّتِيْ تَعْرِفُهَا الْعَرَبُ دُوْنَ الشُّهُوْرِ الَّتِيْ تَعْتَبِرُهَا الْعَجَمُ وَالرُّوْمُ وَالْقِبْطُ وَاِنْ لَّمْ تَزِدْ عَلَى اثْنَىْ عَشَرَ شَهْرًا)) ❶

(5) اس ماہ کو سوگ کا ماہ سمجھ کر شادی نہ کرنا مسلمانوں کے لئے درست نہیں ہے دوسرے مہینوں کی طرح اس ماہ میں شادی کرنا جائز ہے، کوئی قباحت نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین وائمہ دین سے بہت سے امور (شادی وغیرہ) اس میں ثابت ہیں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بدعت کے کاموں سے بچائے............ آمین

❶ قرطبی صفحہ 133 جلد 8، ماجدی سورۂ توبہ آیت 37 حاشیہ 70۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجب کے کونڈے

بعض لوگ 22 رجب کو حضرت امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی نذر و نیاز پکاتے ہیں اور عرف عام میں امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ کے کونڈے یا رجب کے کونڈے کہا جاتا ہے یہ نو ایجاد کردہ رسم کئی وجوہ سے باطل، بدعت اور شرک ہے۔ جس سے بچنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے سوا مخلوق کی نذر ہے۔

شیخ قاسم حنفی درالبحار میں لکھتے ہیں: مخلوق کے لئے نذر کئی وجہ سے بالاجماع باطل ہے۔ (1) یہ نذر مخلوق کے لئے ہے اور مخلوق کے لئے نذر جائز نہیں ہے کیوں کہ یہ عبادت ہے اور عبادت مخلوق کی نہیں ہوتی۔ (2) جس کے لئے نذر مانی یا پکائی جاتی ہے وہ میت (مردہ) ہے اور میت کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ (3) نذر ماننے والا گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا میت کو بھی کاموں میں تصرف اور اختیار حاصل ہے اور اس کا یہ اعتقاد کفر ہے۔ ❶

(4) اللہ تعالیٰ کے غیر کے لئے جو نذر ہے اگرچہ اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو پھر بھی وہ حرام اور شرک ہے، تفسیر جامع البیان سورۂ مائدہ میں ہے ((فَحَرَّمَ اللّٰهُ اَكْلَ هٰذَا اللَّحْمِ وَاِنْ ذُكِرَ عَلَيْهَا اسْمُ اللّٰهِ لِمَا فِيْهِ مِنَ الشِّرْكِ)) یعنی ''اللہ تعالیٰ نے غیر اللہ کے نام کے دیئے اور مشہور کئے ہوئے جانوروں کا گوشت کھانا حرام قرار دیا ہے اگرچہ اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو، کیونکہ اس میں شرک ہے۔''

❶ فتح المجید صفحہ 159 طبع قاہرہ، ردالمختار صفحہ 139 جلد 2 مصری۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(5) اس کا آغاز ریاستِ رام پور سے 1906ء میں ہوا ہے اس سے پہلے اس کا نام ونشان نہیں ہے اور ہندو پاک کے علاوہ دوسرے ملکوں میں بھی اس کا وجود نہیں۔

(6) حضرت امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت اور وفات یا ان کے کسی اور دن سے قطعًا کوئی مناسبت نہیں ہے ان کی ولادت 8 رمضان 80ھ یا 17 ربیع الاول 83ھ اور وفات بالاتفاق 15 شوال 148ھ میں ہوئی ہے۔

(7) درحقیقت اس شرک کے آغاز کی وجہ یہ ہے دشمنانِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن ہر سال جشنِ مسرت اور عید مناتے ہیں اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے قاتل فیروز کو بابا شجاع الدین کا لقب دیکر اپنی دلی عقیدت ومحبت کا اظہار کرکے فرحان وشادان ہوتے ہیں اسی طرح ان کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے خاص بغض وعناد اور دشمنی ہے اور 22 رجب کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی ہے محض پردہ پوشی کے لئے اس رسم کو حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ورنہ درحقیقت یہ تقریب اور رسم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔

غور کیجئے! کیسے کیسے طریقوں سے مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑا جارہا ہے اور شیرینی میں لپیٹ کر زہر کھلایا جارہا ہے۔ ہر مسلمان کو شرک اور بدعات کے کاموں سے بچنے کے لئے ہوشیار رہو جانا چاہئے ورنہ ایمان اکارت ہوجائے گا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی اور امین وکاتب وحی ہیں۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ افضل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں یا معاویہ رضی اللہ عنہ تو انہوں نے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کفار سے جہاد کرتے وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے نتھنوں میں جو غبار داخل ہوا، وہ بھی عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے (ہزار ہا درجہ) افضل ہے (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مرتبہ تو بہت بلند ہے)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہِ صفر اور آخری بُدھ

ماہ صفر اسلامی سال کا دوسرا مہینہ ہے زمانہ جاہلیت میں اس کو منحوس سمجھا جاتا تھا۔موجودہ زمانہ کے بعض مسلمان بھی اس مرض میں مبتلا ہیں،اور اس ماہِ مقدس کو نامبارک اور منحوس جانتے ہیں۔اسی بناء پر بعض جہلاء اپنے فاسد عقیدہ کے مطابق من گھڑت نحوست کو دور کرنے کے لئے چنوں کی گھونگنیاں ابال کر کھاتے اور تقسیم کرتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس سے نحوست اور بے برکتی دور ہو جاتی ہے۔ایسا عقیدہ رکھنا شرعاً منع ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((لَا عَدْوٰی وَلَا طِيَرَةَ وَلَاهَامَةَ وَلَا صَفَرَ)) ❶ یعنی ''اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کسی دوسرے کو بیماری نہیں لگتی اور نہ بدشگونی لینا جائز ہے اور نہ ھامہ (اُلو منحوس) ہے اور نہ صفر کا مہینہ منحوس ہے۔''

آخری چہار شنبہ (بدھ) بعض مسلمان ماہ صفر کے آخری بدھ کو کاروبار بند کر دیتے ہیں اور عید کی طرح خوشیاں مناتے ہیں اور اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ماہ صفر کے آخری بدھ کو بیماری سے صحت یاب ہو کر سیر و تفریح کے لئے تشریف لے گئے تھے۔یہ خیالات بالکل بے اصل اور من گھڑت اور خلاف واقع ہیں۔کسی کتاب میں قطعاً ثبوت نہیں ہے بلکہ کتبِ تاریخ اس کے خلاف ہیں۔

علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: نبی ﷺ کی علالت کا آغاز ماہ صفر

---

❶ بخاری۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے آخری بدھ کو ہوا۔ ❶

مولانا احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس امر میں کہ صفر کے اخیر چہار شنبہ کے متعلق عوام میں مشہور ہے کہ اس روز حضرت ﷺ نے مرض سے صحت پائی تھی بنا بر اس کے اس روز کھانا وشیرینی تقسیم کرتے ہیں اور جنگل کی سیر کو جاتے ہیں علی ہٰذا القیاس مختلف جگہوں میں مختلف معمولات ہیں، کہیں اس روز کو نامبارک جان کر گھر کے پرانے برتن گلی میں توڑ ڈالتے ہیں اور تعویذ، چھلّہ چاندی کے اس روز کی صحت بخشی جناب رسول اللہ ﷺ میں عمل لائے جاتے ہیں لہٰذا اصل اس کی شرع میں ثابت ہے کہ نہیں اور فاعل عامل اس کا بر بنائے ثبوت یا عدم، مرتکب معصیت ہوگا کہ نہیں یا قابلِ ملامت وتادیب۔ ؟

الجواب: آخری چہار شنبہ کی کوئی اصل نہیں نہ اس دن صحت یابی حضور ﷺ کا کوئی ثبوت۔ بلکہ مرض اقدس جس میں وفات مبارک ہوئی اس کی ابتداء اسی دن سے بتائی جاتی ہے اور ایک حدیثِ مرفوع میں آیا ہے "اٰخِرُ اَرْبِعَاءِ مِنَ الشَّهْرِ يَوْمُ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ" اور مروی ہوا کہ ابتدائے ابتلائے سیّدنا ایوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ اسی دن تھی اور اسے نحس سمجھ کر مٹی کے برتن توڑ دینا گناہ اضاعتِ مال ہے۔ بہرحال بے اصل و بے معنی ہیں، وَاللّٰہُ اَعْلَم۔ ❷

---

❶ سیرۃ النبی صفحہ 170 جلد 2۔

❷ احکام شریعت حصہ دوم صفحہ 110۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہ صفر کے آخری چہار شنبہ کی نسبت جو یہ مشہور ہے کہ سیّد عالم ﷺ نے اس میں غسلِ صحت فرمایا، اسی بناء پر تمام ہندوستانی مسلمان اس دن کو روز عید سمجھتے ہیں اور غسل واظہارِ فرح وسرور کرتے ہیں، شرع مطہرہ میں اس کی کوئی اصل ہے یا نہیں؟

جواب: یہ محض بت اصل ہے۔ کتبہ عبدہ المذنب، احمد رضا بریلوی۔ ❶

غور فرمائیں، جس دن رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اس روز عید کی طرح خوشیاں منانا، مختلف قسم کے کھانے پکانا، تقسیم کرنا، مٹھائیاں، پھل میوے وغیرہ کھانا، سیر وتفریح کے لئے جانا یہ حبِ رسول ﷺ کی نشانی ہے یا عداوت کی علامت۔ سوچیں کہیں دشمن اسلام ورسول ﷺ نے شہد کے بہانے زہر تو نہیں پلا دیا۔

آہ حقیقی اسلام کی جگہ نمائشی اسلام نے لے لی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهٗ))

''کہ اسلام کا صرف نام باقی ہوگا۔''

یعنی اسلام کے نام پر شیطان کو خوش کیا جا رہا ہوگا....... فقط

اَلحَمدُ لِلّٰهِ الّذِیْ بِنِعمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

ذوالقعدہ 1399 ہجری مطابق اکتوبر 1979 عیسوی (کرم الدین)

---

❶ عرفانِ شریعت، حصہ دوم صفحہ 42۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضیلۃ الشیخ کرم الدین السّلفی رحمہ اللہ کی چند کتب ورسائل

(1) امام ابو حنیفہ کی قانون ساز کمیٹی کی حقیقت۔

(2) رکعات تراویح اور علمائے احناف۔

(3) ترجمہ: تمباکونوشی کا شرعی حکم (محمد بن ابراہیم ال الشیخ رحمہ اللہ)

(4) الصلوٰۃ علی المیت الغائب یعنی جنازہ غائبانہ۔

(5) عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت۔

(6) تحذیر من البدع (ترجمہ) بدعات مروجہ (للشیخ عبدالعزیز بن باز)

(7) نماز میں سورۃ فاتحہ۔

(8) تین اہم مسئلے (زبان سے نیت کرنے کا حکم اور نماز میں ہاتھ باندھنے کا محل)

(9) آمین بالجہر۔

(10) اہداء ثواب اور قرآن خوانی۔

(11) ماہ محرم اور ہمارا عمل۔

(12) سیرت امام مسلم رحمہ اللہ۔

(13) بخاری کتاب الصلوٰۃ (ترجمہ مولانا داود راز دہلوی)

(14) معراج النبی ﷺ اور ماہ رجب۔

(15) اصلاحِ معاشرہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ
تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾

سورۃ النور آیت 63۔

’’ان لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو آپ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں کہ (دنیا میں) ان کو کوئی آفت و مصیبت یا (قیامت کے دن) دردناک عذاب پہنچے۔‘‘

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (صحیح مسلم)

’’درحقیقت بہترین حدیث اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ رسول اللہ ﷺ کا ہے اور بدترین کام دین میں ایجاد کردہ بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔‘‘

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری دیگر مطبوعات

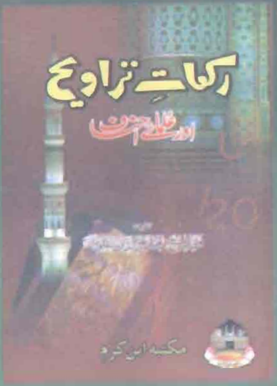

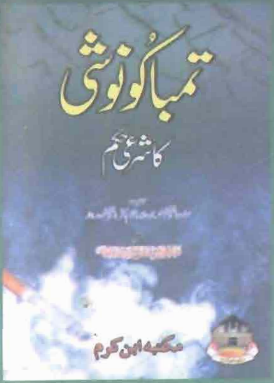

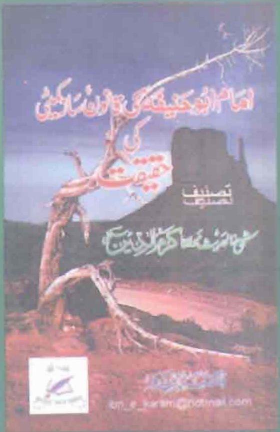

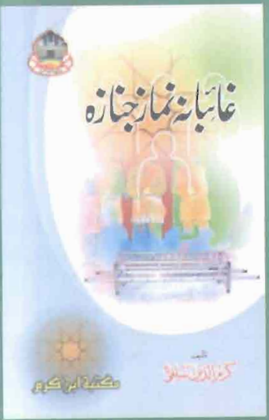

MAKTABAH IBN_E_KARAM